ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنیوالا واحد اور اکیلا اخبار

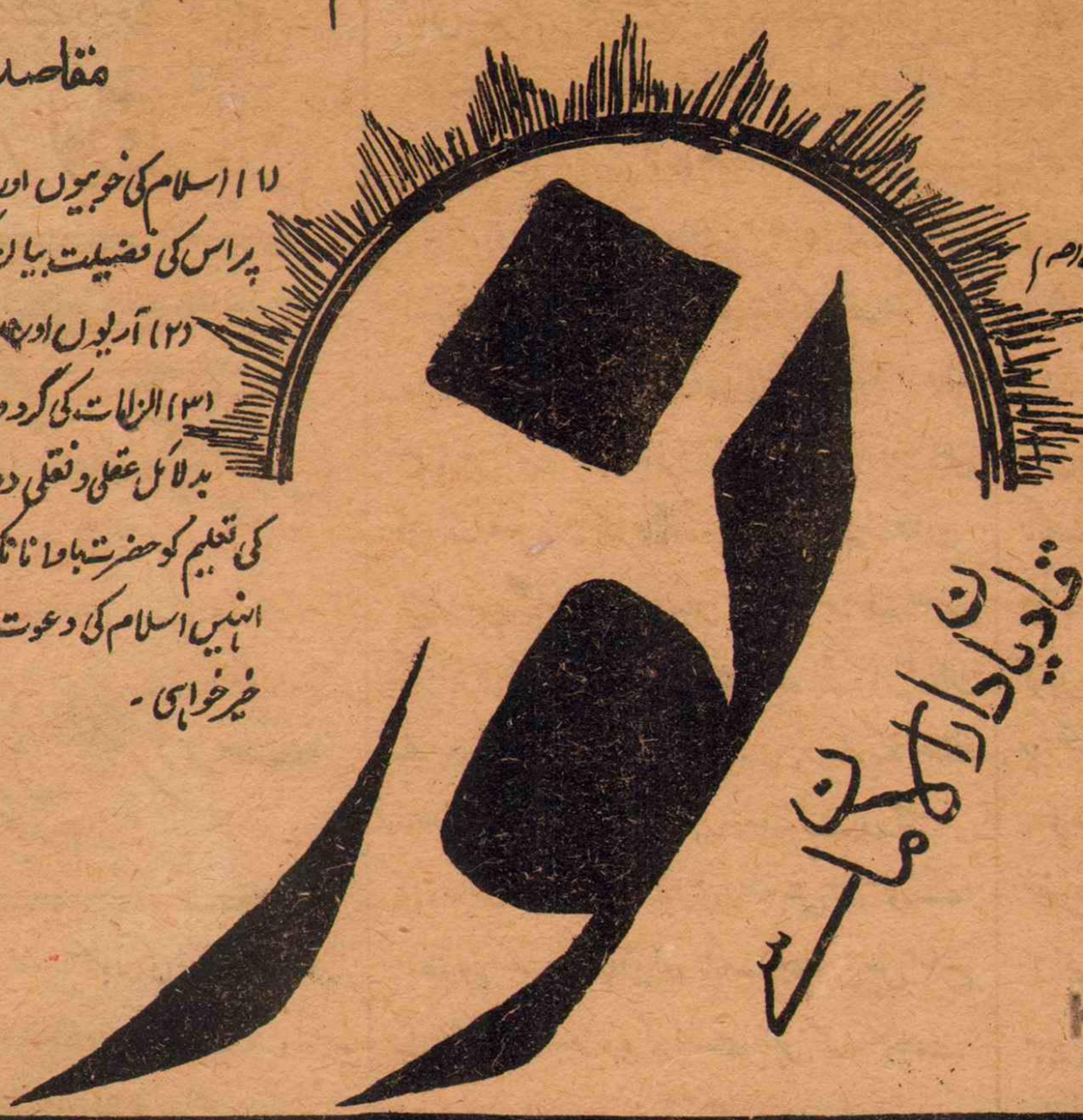

فی پرچہ ۱ پیسہ

ضوابط

(۱) عوام سے سالانہ محصول شش ماہی ۳ر

(۲) امرار عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپے ۵ر

(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں۔ وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہوں گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا۔

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا

(۳) الزامات کی گرد و غبار اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو حضرت بابا نانک سے محبت کرنیوالوں میں پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا۔ (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔

سنہ ۱۵ ع
مورخہ ۱۷ جون

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۶	ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ وِدّوان	نمبر ۲۳

مُبارک! مُبارک!! مُبارک!!!

الحمد للہ کہ ۷ جون کو حضرت نواب صاحب کے صاحبزادہ میاں عبداللہ خان صاحب کا نکاح حضرت مسیح موعود مہدی معہود کی صاحبزادی کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار حق مہر پر باندھا گیا۔ میں اور نور کے جملہ ناظرین اس تقریب سعید پر حضرت مسیح موعود کے اہلبیت اور حضرت نواب صاحب کو دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین اور متعلقین کے لئے دینی اور دنیوی بہتری کا موجب بنائے اور اس مبارک جوڑہ کو صالح اور خادم دین اولاد عطا فرماوے۔ آمین۔

محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

اخبار نور قادیان

مورخہ ۱۷۔ جون ۱۵ء

سکھوں اور نانک پنتھیوں میں تبلیغ کے لئے ایک مشن کی ضرورت

نمبر ۲

یہ امر واقعہ ہے۔ کہ سکھوں کی ابتداء اسلام کے بہت ہی قریب تھی۔ حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے جسقدر گرویدہ تھے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ آپنے اسقدر مصائب اور تکالیف اٹھا کر حج کعبہ کیا۔ دوم کعبہ شریف میں جاکر آپ قریباً ایک سال تک روزے رکھتے رہے۔ نمازوں کے سخت ہی پابند۔ چنانچہ نماز کی ادائگی کے متعلق حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شلوک کافی و وافی ہے۔

لعنت سر تنہاں جو ترک نماز کریں
تھوڑا بہت کھٹیا ہتھوں ہتھ گویں

جنم ساکھی کلاں صفحہ ۲۲۲۔

یعنی وہ لوگ خدا سے دور ہیں۔ جو نمازوں کے تارک ہوئے۔ کیونکہ جو کچھ انہوں نے تھوڑا بہت کمایا ہے۔ اس کو بھی ہاتھوں ہاتھ ضائع کر رہے ہیں۔ حج کعبہ شریف سے واپس آکر شاہ شمس تبریز اور شاہ عبدالشکور کے مقابر مبارک پر آپ نے چلہ کشی کی۔ یہ تمام امور جنم ساکھی اور شری گرنتھ صاحب میں مندرج ہیں۔ صرف اسی پر کیا موقوف ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال جنم ساکھی اور گرنتھ میں پاؤ گے۔ جو سوائے ایک ولی اللہ اور راسخ الاعتقاد مومن کے کسی اور کی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ لاریب سکھ دھرم کا بانی حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اسلام کا گرویدہ تھا۔ مگر اس کے بعد مسلمان علماء نے ان کے عقیدت مندوں کی قطعاً خبر نہ لی۔ اور یہ مسلمان علماء کی سستی اور کاہلی اور غفلت کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ سکھ ہم سے دور اور دور ہوتے گئے۔ اور آج ہم سکھوں اور مسلمانوں میں زمین اور آسمان کا فرق پاتے ہیں۔ اسوقت بھی خدا کے فضل سے اکثر نانک پنتھی اور سکھ صاحبان ایسے ملیں گے۔ جو حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کو سر آنکھوں پر رکھنے کے لئے تیار اور ان کے بتلائے ہوئے راستہ پر قدم زن ہونے کے واسطے آمادہ ہیں۔ مگر اس کے لئے ضرورت ہے ہمت اور کوشش کی۔ خاکسار ایڈیٹر نور نے اپنی کوشش اور سعی کے مطابق سکھ صاحبان اور نانک پنتھیوں میں تبلیغ کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مختلف زبانوں میں ٹریکٹ وغیرہ لکھ کر یو۔پی سندھ اور پنجاب کے نانک پنتھیوں میں مفت تقسیم کئے گئے۔ مگر اکیلا آدمی کیا کیا کر سکتا ہے۔ ایسے عظیم الشان کام قومی توجہ کو چاہتے ہیں۔ اکیلے انسان کا کام نہیں ہے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان ٹریکٹوں سے سندھ اور یو۔پی وغیرہ کے نانک پنتھیوں میں ایک خاص انگیخت اور بیداری پیدا ہوگئی ہے۔ مگر اب ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس انگیخت اور بیداری سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر ہم نے ایسے وقت میں سستی اور کاہلی سے کام لیں۔ تو یقیناً سمجھو۔ کہ ہم سے بڑھکر اور کون بدقسمت ہوگا۔ یہ وقت ہے کام کرنے کا۔

میں ایسے وقت پر آپ لوگوں کے سروں پر بیداری کا الارم بجاتا ہوں۔ آپ خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ اور کمر ہمت چست کر کے اشاعت اسلام کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کریں۔ ورنہ اگر ایسے عظیم الشان موقعہ سے آپنے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو پھر صرف لکیر ہی پیٹنی پڑیگی۔ اور گذرا ہوا وقت ہاتھ نہیں آئیگا۔ اور کف افسوس باقی رہ جائیں گے۔ ہم نے بہت کچھ سستی سے کام لیا۔ یہ صرف ہمارے علماء کی سستی اور کاہلی کا ہی ثمرہ ہے۔ کہ سکھ صاحبان جو ابتدا میں ہمارے بھائی اور ہم سے بہت ہی قریب بلکہ اقرب تھے۔ وہ دور اور دور ہوتے چلے گئے۔ اگر ہم نے اب بھی سستی سے کام لیا تو یقین سمجھو۔ کہ پھر یہ وقت ہاتھ نہیں آئیگا۔ ضرورت ہے کہ نانک پنتھیوں اور سکھ صاحبان میں تبلیغ کے لئے ایک مشن قائم کیا جاوے۔ پنجاب میں سکھ صاحبان یو۔پی میں نانک پنتھیوں کی تعداد بکثرت اور سندھ میں کل نانک پنتھی ہی آباد ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم ایک وسیع پیمانہ پر ان لوگوں میں اشاعت اسلام کے لئے ایک مشن قائم کریں۔ جو ٹریکٹوں کے ذریعہ اور خود ان لوگوں میں جاکر اشاعت اسلام کا فرض ادا کرے۔ اس میں کام کرنے کے لئے خدا کے فضل سے ہمیں تیار اور Trained آدمی بھی میسر آسکتے ہیں۔ آدمیوں کے تیار کرنے کے لئے انتظار کی ضرورت زیادہ نہیں پڑے گی۔ بعض ایسے سکھ اور نانک پنتھی دوست بھی ہیں۔ جو اپنی قوم میں تبلیغ کے لئے خاکسار کا ہاتھ بٹانے کے واسطے آمادہ ہیں۔ اس کے علاوہ قدیمی مسلمانوں سے بھی آدمی تیار ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے کم از کم ایک درجن واعظین اور مبلغین کی ضرورت ہے جو سندھ پنجاب اور یو۔پی کے علاقہ جات میں پھیل جائیں۔ اور تن دہی سے اپنا فرض بجا لائیں۔ آہ! تمہیں معلوم نہیں۔ کہ ۹۵ فیصدی سکھ اور نانک پنتھی اصحاب حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم سے قطعی ناواقف ہیں۔ پچھلے ہی دنوں مجھے ایک معزز سکھ سردار سے بات چیت کرنے کا اتفاق ہوا۔ جسوقت میں نے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے شلوک اور اقوال اس کے سامنے رکھے۔ تو وہ سن کر حیران اور ہکا بکا سا رہ گیا۔ اس نے کہا۔ کہ میں گھر میں جاکر جنم ساکھی اور گرنتھ دیکھوں گا۔ اگر واقعی یہ اقوال وہاں موجود ہوں۔ تو سب سے پہلے میری یہی کوشش ہوگی۔ کہ میں مع اپنے بال بچوں کے وہ راہ اختیار کروں۔ جس راستہ پر حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے قدم مارا۔ اس دوست سے خط و کتابت جاری ہے امید کہ انشاء اللہ تعالےٰ

KHILAFAT LIBRARY

عنقریب ہی کوئی نیک ثمرہ پیدا ہوگا۔ افسوس! اور تو اور ہمسایہ اقوام کی چستی اور پھرتی بھی ہماری رگِ حمیت میں کچھ جوش اور انگیخت پیدا نہیں کر سکتی۔ غور کرو کہ آریہ لوگ جو ملکانوں کی ایک ہمسایہ قوم ہے۔ یو۔ پی اور بندیلکھنڈ وغیرہ ایسے چار علاقوں میں گرمی اور تپش کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کس تن دہی اور جان فروشی سے اپنے دھرم کی اشاعت میں کمربستہ ہیں۔ ہزاروں نام کے مسلمانوں کو انہوں نے آریہ بنا لیا۔ اور ہزاروں ہی چھوت اقوام کو انہوں نے اپنے میں شامل کر لیا۔ اسوقت جو ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔ اس میں بہت کچھ اچھوت اقوام کا ہی حصہ ہے۔ اچھوت اقوام نے آریوں میں ایک خاص اضافہ کیا ہے۔ وہ ہندو جو آج سے چند سال پہلے نائکوں اور چماروں کے سایہ سے کوسوں دور بھاگا کرتے تھے۔ آج ان لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو جانا کہ خاکروب اور چمار دراصل انسان اور ہماری انسانی برادری کا ضروری اور لازمی حصہ ہیں۔ بعضوں کا ان کے ساتھ مل کر کھانے کو آمادہ ہو جانا حقیقت میں یہ ہمسایہ قوم کی ترقی اور فرض شناسی اور معاملہ فہمی کا عجیب کرشمہ ہے۔

جب اس ہمسایہ قوم میں یہ تحریک اور انگیخت پائی جاتی۔ جو چماروں وغیرہ کے سایہ سے دور بھاگا کرتی تھی۔ تو سمجھئے۔ کہ زمانہ کسقدر ترقی کر چکا ہے۔ اور اب ہمیں کام کرنے کی کسقدر ضرورت ہے۔ اگر چندے یہی سستی اور کاہلی مستولی رہی۔ تو یقین سمجھو۔ کہ ہمیں ہمیشہ کے لئے کف افسوس ملنے پڑیں گے۔ اگر مسلمان ہمت اور چستی سے کام لیتے۔ اور قرآن شریف کے بے نظیر تعلیم کو لوگوں کے سامنے رکھتے۔ تو یقین سمجھو۔ کہ اسوقت ہندوستان میں ایک غیر مسلم بھی نظر نہ آتا۔ اسلام میں مساوات بے نظیر اخوت غضب کی جسقدر قوموں کی قوموں اور ملکوں کے ملکوں کو اسلام میں ہضم اور جذب کرنے کی طاقت ہے یقین سمجھو۔ کہ روئے زمین کی کل مذہبی سوسائٹیاں اس کے سامنے ساقط ہیں۔ مگر ضرورت ہے کام کرنے کی۔ خالی باتیں بنانے سے کیا فائدہ۔ وہ زمانہ گیا۔ جب ہم پدرم سلطان بود کے نعرہ ہائے لگا کر خوش ہو جایا کرتے تھے۔

اب کام کرنے کا وقت ہے۔

دوسری طرف آؤ۔ ذرا عیسائی اقوام کی پھرتی اور چستی کو ملاحظہ کرو۔ وہ جگہ جہاں ان لوگوں کا پہنچنا قطعی مشکل جس جگہ اور تو اور مخالف پرندہ تک بھی پر نہیں پھڑک سکتا تھا۔ اس قوم پر آفرین ہے۔ کہ وہاں یہ قوم کس جانفشانی اور سرفروشی سے پہنچی۔ چین اور کاکیشیا کے علاقہ جات میں مسیحی لوگوں نے ہزاروں قربانیاں کیں۔ اور آج ان قربانیوں کا یہ ثمرہ ہے۔ کہ ایسے خطرناک علاقوں میں جہاں مسیحی لوگوں کے خیال تک کا پہنچنا محال تھا۔ آج ایسے علاقوں میں مسیحی لوگوں کی جڑیں پاتال تک پہنچ چکی ہیں۔ اور ہزارہا لوگ مسیحی ہوئے جا رہے ہیں۔ یہ کس بات کا نتیجہ ہے۔ محض مسیحی لوگوں کے جوش اور تن دہی کا۔ بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ مسیحی لوگوں کے پاس روپیہ زیادہ ہے۔ اس لئے وہ زیادہ کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر یہ سب باتیں صرف دل بہلاوا ہی ہیں۔ اگر زیادہ روپیہ سے مذہب کا پھیلنا ہوتا۔ تو آج دنیا کے زیادہ حصہ پر یہودی مذہب حکمران ہوتا۔ مگر نہیں ہرگز نہیں۔ یہ مسیحی لوگوں کی اپنے مذہب کے لئے جانفشانی اور تن دہی اور قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ آج زمین کا کوئی قطعہ نہیں دیکھو گے۔ جہاں مسیحی پرچم نہ لہرا رہا ہو۔ قربانیاں کریں مسیحی لوگ۔ جون۔ جولائی کی دھوپوں میں جلیں وہ۔ اور ثمرہ اٹھائیں مسلمان۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جو بوئیگا وہی کاٹے گا۔ اسوقت مسلمانوں کے لئے اور اقوام کی نسبت سکھ صاحبان اور نانک پنتھیوں میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ آج یہ کون نہیں جانتا۔ کہ سکھ اصحاب اور نانک پنتھی دوستوں کی ابتداء اسلام کے بہت ہی قریب تھی۔ مگر یہ ہماری ہی سستی اور کاہلی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے بھائی ہم سے دور اور دور ہوتے چلے گئے۔ ضرورت ہے۔ کہ اب ہم اس سستی کو چھوڑ دیں۔ اور اپنی پوری ہمت اور چستی کے ساتھ سکھ مذہب میں تبلیغ کے لئے ایک مشن قائم کر دیں۔ اب وقت ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنے کا نہیں ہے۔ خدا کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر نور کے مختلف ٹریکٹوں اور کتابوں و مضامین نے حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدتمندوں میں ایک خاص بیداری اور تحریک پیدا کر دی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم اس بیداری اور انگیخت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور بہت جلد حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدتمندوں میں تبلیغ کے لئے ایک مشن قائم کر دیں۔ مجھے قوی امید ہے کہ ہر ایک سعید روح اس کارِ خیر میں خاکسار ایڈیٹر نور کا ہاتھ بٹانے کے لئے آمادہ ہو گی۔ مجھے قوی امید ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے اس عظیم الشان کام میں ہر ایک بہی خواہ ملت دامے درمے سخنے قدمے دریغ نہیں کریگا۔ آج اشاعت اسلام سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی نیکی اور کارِ خیر نہیں ہے۔

یاد رکھو۔ اگر ہم نے چندے اور اسی سستی اور کاہلی سے کام لیا۔ تو خدا کو ہمارے کام کی کیا پرواہ وہ اپنے دین کی اشاعت کے لئے کسی اور گروہ کو کھڑا کر دیگا۔ مگر ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے دور ہو جاویں گے۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم سب اپنی پوری طاقت اور جوش کے ساتھ اس کارِ خیر میں حصہ لیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کی بارش برسے۔ جو ہماری خشک کھیتیوں کو سرسبز کر دے۔ اور ہم اس کے فضل کے وارث ہوتے ہوئے دنیا کے لئے ایک نظیر قائم کریں۔ آج اشاعت اسلام سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی کارِ ثواب نہیں ہے۔ خدا ہمیں اس کارِ ثواب حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے۔

آجکل ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھنے کا وقت نہیں ہے بلکہ کمر ہمت چست کرنیکا زمانہ ہے۔ ہم بہت سا وقت سستی میں کھو چکے ساتھی کہیں کے کہیں چلے گئے۔ یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا۔ ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے۔ اب کام کرنے کا وقت ہے۔ باتیں بنانیکا نہیں۔ ایسے شمار کو تو بیسیوں انجمنیں ہیں۔ جو اشاعت اسلام کا دم بھرتی ہیں۔ مگر افسوس کہ اشاعت اسلام کے ضروری شعبہ پر ان کی توجہ بہت ہی کم ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اگر دن کو نور اتکا انتظار نہ کریں اگر رات ہی تو دن کے منتظر نہ رہیں۔

نوٹ: مجھے امید ہے کہ خدا سعید ارواح کو اشاعت اسلام کے اس ضروری فرض کی ادائگی کیلئے کھڑا کر دیگا۔ جو تن من دھن سے اشاعت اسلام کیلئے کھڑے ہو جاویں گے۔

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ۔ نکات۔ رائیں

ہمارے سکول کا شاندار نتیجہ

میں پچھلے پرچہ میں مجملاً یہ فرحت افزا خبر ناظرین تک پہنچا چکا ہوں۔ کہ اب کے سال ہمارے سکول کے ۲۵ طلباء انٹرنس کے امتحان میں اپیئر ہوئے تھے۔ جن میں ۲۱ پاس ۴ فیل ہمارے سکول کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ہمیں ایسا شاندار اور اعلیٰ نتیجہ دیکھنا نصیب ہوا۔ یہ سب میرے مکرم دوست مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر کی محنت شاقہ اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے جس کے لئے وہ ہم سب کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ نور اپنے ناظرین کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح کو خصوصاً اور صدر انجمن کو عموماً مبارکباد دیتا ہے۔ کہ انہیں اپنے مایہ ناز سکول کے لئے ایسا لائق فائق و محنتی اور سادہ مزاج ہیڈ ماسٹر میسر آیا جس کی موجودگی نے ہمارے سکول کو تعلیمی مطلع کی دھندلی حالت سے نکالکر ایک صاف و شفاف آسمان میں بدر کے چاند کی طرح لا کھڑا کیا ہے۔ موجودہ ہیڈ ماسٹر بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ کمال کا محنتی صدرجہ کی سادہ طبیعت رکھنے والے خوش خلق۔ سب عملہ آپ پر گرویدہ اور جان نثار ہے۔ ایثار نفسی کا قابل رشک نمونہ اس سکول کے جسقدر ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہیں۔ آپ کی تنخواہ ان سب سے کم مگر کام سب سے اعلیٰ۔ یہ تین چار سالوں کی بات ہے۔ کہ آپ کو ریاست حیدر آباد دکن سے ایک معقول آسامی کی آفر آئی۔ مگر آپ نے باہر کے سینکڑوں کے بدلے قادیان کے ساٹھ ستر روپیہ کو ترجیح دی۔ ایثار ایثار کی پکار مچاکر میز کی کم بختی لادینا بڑا آسان ہے۔ مگر کچھ کرکے دکھلانا بہت مشکل ہے۔

ہماری دل و جان سے یہ خواہش تھی۔ کہ جیسے عمدہ نتائج ڈی۔ اے۔ وی سکول یا وزیر آباد جوبلی ہائی سکول وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ خدا کرے۔ کہ ہمارے سکول کو بھی ایسے عمدہ نتائج کا فخر حاصل ہو۔ شکر اور صد شکر کہ مولوی محمد الدین صاحب کی محنت شاقہ نے ہمارے کیا بلکہ سب قوم کی دیرینہ خواہش کو پورا کر دکھلایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

سکول کا پراسپکٹس

نتیجہ کے متعلق تو آپ نے ملاحظہ فرما ہی لیا۔ علاوہ عمدہ پڑھائی کے قادیان میں طلباء کو دیندار اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنانا بھی اس سکول میں نئی خصوصیت ہے۔ جو دوسرے مدارس میں بہت ہی کم پاؤ گے۔ مفصل حال کے لئے سکول کا پراسپکٹس ملاحظہ فرمادیں۔ جو اسی اخبار کی کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔

چاہیئے۔ کہ آپ اپنے بچوں کو اس سکول میں بھیجیں۔ تاکہ آپکے بچے دین اور قوم کے واسطے مفید ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ دوسری جگہ آپ رواجی تعلیم سے تو متمتع ہو سکیں۔ مگر قرآن شریف کے دریا میں غوطے لگانا سوائے اس سکول کے آپ دوسری جگہ بہت ہی کم پاؤ گے ؛

انگلستان میں اپنے ملک کے لئے قربانی کا جذبہ

انگریز اس جنگ میں کسقدر قربانی کرنے کو تیار ہیں اس کا اندازہ لگانے کے لئے ہم ایک واقعہ اپنے ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ ایک انگریز نے جو فوج میں ہوا باز ہے اخبار ٹائمز میں اشتہار دیا۔ کہ مجھے ایک زخم کو ڈھانپنے کے لئے ۴ انچ لمبے اور ۳ انچ چوڑے چمڑے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ چمڑہ مجھے مل جائے۔ تو میں جلد ہی واپس میدان جنگ میں جا سکتا ہوں۔ اس پر پچاس مرد اور عورتوں نے اس سے اپنا چمڑہ دینے کے لئے آمادگی ظاہر کی۔ ان میں بہت سی عورتوں کے خط تھے۔ ایک عورت نے یہ لکھا۔ کہ اگر یہ اشتہار فرضی نہیں ہے۔ تو میں اپنا چمڑہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ دوسری نے لکھا۔ کہ میں تمہارا نام وغیرہ نہیں پوچھتی۔ اور نہ ہی مجھے تمہیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ تم میرا چمڑا لے لو۔ ایک ۲۵ سالہ لڑکی نے لکھا۔ کہ میرا چمڑا لے کر مجھے اپنے دین کی خدمت کرنے کا موقعہ دو۔ کیونکہ میرا کوئی بھائی یا رشتہ دار میدان میں نہیں ہے ؛

اس ایک مثال سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آج کل انگریزوں کے اندر اپنے ملک کے لئے قربانی کا جذبہ کس قدر زوروں پر ہے۔ کیا معلوم ہے۔ کہ فرنچ روسی۔ جرمن ترک اور آسٹروی اپنے اپنے ملک کی حفاظت کے لئے کیا کیا قربانی کر رہے ہیں ؛

کاش! ہم میں اپنے مذہب کے ساتھ اس سے نصف بھی قربانی کرنے کا مادہ ہوتا۔ تو آج ہم دین و دنیا کے صفات کے جاذب ہوتے۔ حالانکہ مذہب ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو دنیوی سکھ کے علاوہ مرنے کے بعد بھی دائمی سکھ اور آرام کا ذریعہ ہے۔ جگہ یا انسانوں کی محبت ایک عارضی تعلق ہے۔ جو آنکھیں بند کرنے کے بعد نہیں رہتا ؛ مگر مذہب دائمی سکھ ہے۔

سکھوں میں مسلمانوں کو سکھ بنانے کا جذبہ

اوروں کی دیکھا دیکھی آج کل سکھ دوستوں کو بھی یہ دھن لگ رہی ہے۔ کہ وہ غیر مذاہب والوں کو اپنے میں شامل کریں۔ چنانچہ لبسین علاقہ برہما سے ایک صاحب یہ خبر خالصہ سماچار میں درج کرواتے ہیں۔ کہ ایک نگے خان مسلمان کو انہوں نے سکھ بنایا۔ ایسے ہر ایک مذہب والے کو اپنے عقیدہ کی ترقی کے لئے ہر طرح سے کوشاں ہونا ضروری ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر غیر مذاہب والوں کو اپنے میں شامل کرکے اپنے گوشت کا پوست سمجھا جاوے تو یہ ایک مبارک بات ہے۔ ورنہ نوگرفتاروں کے لئے یہ ایک معلق اور ویران چٹان ہے۔ جس کے اوپر کوئی پھل پھول نہیں۔ اور زمین پر اترنے کے لئے کوئی راستہ نہیں۔ اس سے پہلے ہمارے سکھ دوستوں نے ایک محمد حسین نامی کو لکھ بیر سنگھ بنایا۔ عام سکھ اس امر کے معترف ہیں۔ کہ لکھ بیر سنگھ ایک روحانی آدمی ہے۔ مگر پھر بھی جب سری دربار صاحب میں کڑاہ پرشاد تقسیم ہو رہا ہو۔ بیچارے لکھ بیر سنگھ کی طاقت نہیں۔ کہ وہ اندر قدم رکھ سکے۔ مگر اب آئیے مسلمانوں کیطرف۔

باوجود اس گئے گذرے زمانہ کے بھی جبکہ بعض مسلمان بہارت باسیوں کی دیکھا دیکھی "پدرم سلطان بود" کا نعرہ لگاتے ہوئے کرایہ کی شرافت پہ نازاں ہو کر کسی دوسرے کو اپنا ہم پلہ نہیں سمجھتے۔ پھر بھی کسی کی طاقت اور مجال نہیں۔ کہ ایک نومسلم جو آج بھنگی یا چمار سے مسلمان ہوتا ہے۔ اُسے کوئی دنیوی طاقت مسجد میں سب سے اگلی صف سے نکال کر پچھلی قطار میں کھڑا کر سکے۔ فتدبروا ؛

حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ویدِ مقدس اور قرآن شریف

خالصہ سماچار گورو کی تولیف کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ شری گورو نانک دیو جی نے یہ فرمایا ہے۔ کہ

"حکم رضائے چلنا نانک لکھیا نال"

یعنی گورو خداوند تعالیٰ کی ہدایت اور حکم کے مطابق چلے۔ اب یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ خداوند تعالےٰ کے کس حکم پر کاربند تھے۔ اسوقت ہندو دوست ویدوں کو اور مسلمان قرآن کریم کو الہامی کتب مانتے ہیں۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ حضرت باوا صاحب خداوند تعالےٰ کے کس حکم پر کاربند تھے۔ ویدوں کے متعلق تو آپ کا یہ فتوےٰ ہے۔

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کا ابھیاس
ہر نام چیت نا آوے نانک گھر ہوئے داس

یعنی رشی منی بھی ویدوں کو پڑھ پڑھ کر ہار گئے مگر وصال باری سے محروم رہے۔ اب ہم نے دیکھنا ہے۔ کہ حضرت باوا صاحب قرآن شریف کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آیا ویدوں کی طرح یا الگ۔ سو باوا صاحب جنم ساکھی کلاں صفحہ ۲۲۲ پر فرماتے ہیں ؛

تیئے حرف قرآن دے تیئے سپارے کیں
تسو چہ پند نصیحتاں سن کر کرو یقین

یعنی عربی کے تیس حروف ہیں۔ اور قرآن شریف کے تیس پارے ہیں۔ اس میں لا انتہا نصیحتیں ہیں۔ اے سننے والو! ان نصائح کو صرف سنو ہی نہیں۔ بلکہ ان پر ایمان لاؤ۔ اور عمل کرو۔ اب انصاف خالصہ سماچار کے ایڈیٹر پر ہی ہے۔ کہ حضرت باوا صاحب کس کو پسند فرماتے تھے ؛

KHILAFAT LIBRARY

حضرت باوا صاحب کی زیارت کعبہ اور سیر بنارس

ہم نے اپنے پچھلے پرچہ میں یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت باوا صاحب نے حج کعبہ کیا۔ اور بنارس بھی گئے۔ اس پر ہمارا دوست خالصہ سماچار کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ باوا صاحب جیسے کانشی گئے۔ ویسے مکہ گئے۔ دونوں میں فرق کیا رہا ؛

آہ! ہمارے دوست کو کیا معلوم نہیں ؛ کہ کانشی میں جاکر تو باوا صاحب بت پرستی کا رد کرتے ہیں۔ جس کی پاداش میں وہاں کے پانڈے حضرت باوا صاحب کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ اور اپنے تیرتھ سے نکالدیتے ہیں۔ مگر مکہ شریف میں جاکر آپ چھ ماہ تک روزے رکھتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اذان دیتے ہیں۔ قاضی مکہ سے السلام علیکم کہتے اور مصافحہ کرکے ملتے ہیں۔ یہ ہے فرق حج کعبہ شریف اور بنارس کے جانے میں۔ دونوں یک کسطرح۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

مکہ کا قاضی جیون

پھر ایڈیٹر صاحب سماچار لکھتے ہیں۔ کہ مکہ کا قاضی جیون نے باوا صاحب کے ساتھ ناواجب سلوک کیا۔ پیارے بھائی۔ مکہ کا قاضی اور نام "جیون" ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ بناوٹی اور الحاقی بات ہے۔ آپ عرب میں کہیں بھی "جیون" کسی کا نام نہیں دیکھیں گے۔ اور پھر مکہ کے قاضی کا نام جیون۔ حیرانی۔ تعجب حیرت۔ البتہ تیرتھوں کا پوجاری تو جیون مل ہو سکتا ہے مگر کعبہ شریف کا قاضی ہرگز ہرگز جیون نہیں ہو سکتا۔ افسوس بھائی جی۔ بات بھی بنائی۔ مگر پوری نہ اتری۔ جیون (زندہ رہنے والے کی جگہ) اگر عبد الحی رکھ دیتے۔ تو بھی بات بن جاتی۔ اللہ اللہ یہ کیسی شان ربی اور فضل ایزدی ہے۔ الحاق اور اصلیت میں اس سے بڑھ اور کونسا زبردست امتیاز ہو سکتا ہے۔

شیخ فرید کے ساتھ باوا صاحب کا کھانا پینا

ہم نے پچھلے پرچہ میں ذکر کیا تھا۔ کہ حضرت باوا صاحب شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بدوں چھوت کے کھا پی لیا کرتے تھے۔ جس برتن میں شیخ فرید نے دودھ پیا۔ باوا صاحب نے اس برتن میں پینے سے کچھ پرہیز نہ کیا۔ اس کا جواب ہمارے پیارے دوست ایڈیٹر سماچار یہ دیتے ہیں۔ کہ آج کل گاؤں اور شہروں میں مسلمان دودھ بیچتے ہیں اور ہندوان سے لیتے ہیں۔ ہندوؤں کو مسلمانوں سے دودھ کے لینے سے پرہیز نہیں۔ اور نہ ہی جس برتن کو مسلمان ہاتھ لگاوے۔ اس میں دودھ لینے سے کچھ ڈر سمجھتے ہیں ؛

معلوم ہوتا ہے۔ کہ خالصہ سماچار کے ایڈیٹر صاحب نے جنم ساکھی کلاں صفحہ ۳۶۲ سطر ۲۹ سے یہ پورا واقع نہیں پڑھا۔ وہاں یہ لکھا ہے۔ کہ ایک عقیدتمند حضرت باوا صاحب اور شیخ فرید ہر دو ولیوں اور عارفوں کے لئے ایک کٹورا دودھ کا لایا۔ رات کے وقت پہلے فرید نے اُس کٹورا سے دودھ پیا۔ اور پھر بقیہ دودھ حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے نوش جان فرمایا۔ اب دیکھئے۔ کہ اصلیت میں اور ایڈیٹر خالصہ سماچار کے بیان میں کسقدر تفاوت عظیم ہے۔ کیا آجکل بھی کوئی ہندو اسطرح مسلمان کے دودھ پینے کے بعد دودھ پینے کے لئے تیار ہے ؛ خالصہ سماچار کا ایڈیٹر دائیں بائیں دیکھ کر اس کا جواب دے ؛

آخر یورپ کی عورتوں نے اپنے مقصد میں کامیابی کی راہ نکال لی

یہ کوئی نئی چھپی بات نہیں رہی۔ کہ یورپ کی عورتیں حصول حقوق کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگا رہی ہیں۔ بعض اوقات یہ عورتیں حد اعتدال اور دائرہ قانون سے بھی تجاوز

کر جاتی ہیں۔ آخر ان کی دلی لگن اور مستقل مزاجی نے انکے سامنے کچھ کچھ کامیابی کی راہ پیدا کر دی ہے ؛

ولایت کے قصبوں میں میونسپل کمشنروں کی جو انجمن ہے۔ اس کی رپورٹ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حال میں جو انتخاب ہوا ہے۔ اس میں آٹھ عورتیں کامیاب ہوئی ہیں اس وقت تک سکاٹلینڈ اور ویلز میں ۹ عورتیں میونسپل کمشنر بن چکی ہیں۔ یہ ان کی محنت و کوشش پر دال ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

گورو امرداس جی کی دعا سے اکبر نے قلعہ چتوڑ گڑھ فتح کیا

سکھ صاحبان کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ جب اکبر چتوڑ گڈھ کا قلعہ فتح کرنے کے لئے ڈٹا ہوا تھا۔ تو وہ قلعہ فتح نہیں ہوتا تھا۔ آخر شری گورو امرداس جی کی دعا سے قلعہ فتح ہو گیا۔ یہ واقعہ سکھ صاحبان کی معتبر کتابوں میں درج ہے۔ چنانچہ جنم ساکھی کلاں اردو مترجم بھائی بیارام عاکف نے۔ سردار جوت سنگھ اور سنت سنگھ کی فرمائش سے گورمکھی سے اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۴۷ میں گورو امرداس جی کی دعا سے اکبر بادشاہ کے ہاتھوں چتوڑ گڈھ کے قلعہ کے فتح ہونے کا مفصل حال درج ہے۔ اس سے اندازہ لگاؤ کہ گورو صاحبان کے تعلقات شاہان مغلیہ سے کیسے اعلیٰ اور زبردست تھے۔ بدوں ہمدردی اور محبت کے کسی کے لئے دعا نہیں نکلتی۔ گورو امرداس صاحب کا اکبر بادشاہ کے لئے دعا کرنا اور قلعہ کا فتح ہونا یہ باتیں اس امر کو ظاہر کرتی ہیں۔ کہ واجب الاحترام گورو صاحبان کے تعلقات مغلیہ شہنشاہوں کے ساتھ نہایت ہی اعلیٰ اور ہمدردی لیئے ہوئے تھے۔ آہ! خدا آجکل بھی سکھوں اور مسلمانوں میں یہ محبت اور یگانگت پیدا کر دے۔ تاکہ یہ دونوں دریا پھر ایک ہو جائیں۔ میرا خدا ہر ایک چیز پر قادر اور اُسے سب توفیق ہے ؛

حضرت اقدس باوا نانک اور بابر بادشاہ

سکھوں کے مشہور پرچارک بھائی گیان سنگھ گیانی نے اپنی مشہور تصنیف پنتھ پرکاش کے صفحہ ۳۷ پر یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ بابر بادشاہ کے طرز عمل سے بہت ہی خوش اور پرسن ہوئے۔ بابر بادشاہ نے سات مٹھی بھنگ حضرت باوا صاحب کے حضور پیش کیں۔ اس کے عوض باوا صاحب نے بابر بادشاہ کو مخاطب کر کے یہ کہا۔ کہ ہم نے ان سات مٹھی بھنگ کے عوض آپ کو سات بادشاہیاں عنایت کیں۔ اس کے لوگ مختلف معنے لیتے ہیں۔ بعض کے نزدیک سات بادشاہیوں سے مراد سات پشتیں ہیں۔ اور بعض کے نزدیک ہندوستان کے سات ملک ہیں۔ بہر حال خواہ کچھ بھی ہو۔ یہ واقعہ بابر بادشاہ کی عقیدت اور حضرت باوا صاحب کی بابر کے ساتھ محبت اور تعلق کو ظاہر اور آشکارا کرتا ہے۔ اسوقت اور بھی ہندوستان میں راجہ مہاراجہ وغیرہ تھے۔ مگر باوا صاحب نے کسی ہندو راجہ مہاراجہ کو مخاطب کر کے یہ نہ فرمایا۔ کہ ہم نے تم سے خوش ہو کر سات بادشاہیاں بخش دیں۔ انسان دعا اپنوں کے لئے کرتا ہے۔ اور اپنوں ہی کو نعمت عظمےٰ بخشتا ہے۔ ایک آریہ نہ کبھی مسلمان پر خوش ہوگا۔ اور نہ اُسے کوئی چیز بخشیگا۔ یہ ایک امر واقعہ اور روز مرہ ہے۔ اسی سے اندازہ لگالو۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا لگاؤ محبت تعلق ہندوؤں کے ساتھ تھا یا مسلمانوں کے ساتھ؟ بادشاہت اپنوں کو دی جاتی ہے یا بیگانوں کو۔ خدارا غور تو فرمایئے۔ آہ خدا وہ دن جلد لائے۔ کہ جب مسلمان اور سکھ صاحبان حضرت اقدس باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے طرز عمل سے مستفیض ہوتے ہوئے دونوں بچھڑے ہوئے بھائی گلے مل جائیں۔ اے خدا! اپنے کسی برگزیدہ کو بھیج۔ جو دو دریاؤں کو ملا دے ؛

سناتن دھرمی آرین شدھی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں

سناتن دھرمی ہندوؤں کے آرگن "سناتن دھرم پرچارک" نے سناتن دھرمی دنیا سے ایک دردناک اپیل کی۔ جس میں اس نے آریہ سماج کی ویدک دھرم کے نام کی آڑ میں ہندو دھرم کو نقصان پہنچانے والی کئی کارروائیوں بالخصوص ویدوں شاستروں کی تعلیم کے خلاف مسلمانوں عیسائیوں۔ اور ڈوموں وچماروں کو ہندوؤں میں ملانے کی خود ساختہ رسم شدھی کی طرف سناتن دھرمی ہندوؤں کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ اور اخیر میں ہندو جاتی سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ سناتن دھرم کو آریہ سماجیوں کے ہاتھوں بچائیں۔ سناتن دھرم پرچارک نے یہ معقول تجویز بھی پیش کی ہے۔ کہ پہلے تو آریہ سماجیوں کو سمجھایا جائے۔ کہ وہ سناتن دھرم در وہ حرکات سے باز آجائیں۔ اور اگر وہ اس پر بھی باز نہ آئیں۔ تو ان کو بھی مسلمانوں عیسائیوں کی طرح ایک علیحدہ فرقہ مان کر ان سے اس قسم کا برتاؤ کیا جائے۔ جو سناتن دھرمی ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں سے کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندو گرنتھوں میں شدھی کا کہیں نام نہیں۔ شدھی کے لئے یا تو آریہ دوستوں کو ویدک دھرم سے الگ ہو کر اپنے لئے کوئی اور راہ سوچنی پڑیگی۔ اور یا شدھی سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ دیکھیں آریہ دوست ان دونوں میں سے کونسی راہ اختیار کرتے ہیں ؛

جنگ میں صلح کرانے کے لئے عورتوں کی کانفرنس

موجودہ جنگ سے جس قدر نقصان پہنچا ہے۔ اس سے دنیا میں تھلکہ مچ گیا ہے۔ اور ہر بڑا چھوٹا انسان امن کا سد قدل سے خواہاں ہے۔ پاپائے روم مدت سے امن کے لئے سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ مگر اس میں اب تک کامیابی نہیں ہوئی۔ اب تجویز ہوئی ہے۔ کہ ہیگ میں عورتوں کی ایک کانفرنس منعقد ہو۔ جس میں امن کے متعلق بحث کی جائے۔ کہ کس طریق پر اور کن مناسب شرائط پر جنگ بند ہو سکتا ہے۔ اس کانفرنس میں انگلستان۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ ہنگری۔ بلجیم اور کئی غیر جانبدار ممالک کی عورتیں شامل ہونگی۔ البتہ فرانس کی کوئی عورت شامل نہ ہوگی۔ کیونکہ فرانسیسی عورتوں نے خاص

طور پر اس خیال میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور وہ ایسی کانفرنس میں شامل ہونا کسر شان سمجھتی ہیں۔ جس میں جرمن کی عورتیں بھی شامل ہوں۔ اگر ان نیکدل عورتوں کی کوشش سے جنگ بند ہو جائے۔ تو بہت مبارک ہوگا ۔ (دیپک)

آریہ بھائی سوامی دیانند کی ہر ایک بات کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں

لالہ لاجپت رائے صاحب نے ولایت میں ایک کتاب "آریہ سماج" نامی لکھی ہے اس میں آریہ سماج کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے بہت کچھ غلو سے کام لیا گیا ہے سوامی دیانند صاحب کی تعریف میں اس سے بھی زیادہ بلند پروازی کو کام میں لایا گیا ہے۔ مگر بایں ہمہ انگریزی پبلک کے سامنے سوامی صاحب کی بعض غلطیوں کا اعتراف کرنا پڑا ہے کہ سوامی صاحب کی تعلیم کا ایک بڑا حصہ ناقابل عمل ہے مثلاً گوشت کھانا ویدک دھرم کی رو سے جائز ہے۔ لیکن سوامی دیانند اسے ممنوع ٹھہرا گئے ہیں۔ اس کے متعلق رائے مولراج ایم۔ اے کا ایک لیکچر درج کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔

"اگرچہ سوامی نے مانس بھکشن کو ممنوع ٹھہرایا مگر چونکہ آریہ سماج میں دماغی غلامی نہیں اس لئے ضروری نہیں۔ کہ ہر ایک شخص سوامی کی ہر ایک بات سے متفق ہو۔ صرف دس اصولوں کے ماننے سے ہی آدمی آریہ سماجی بن سکتا ہے۔ ان میں مانس کا نشیدہ کہیں نہیں" ۔

لالہ لاجپت رائے صاحب کی یہ اخلاقی دلیری قابل قدر ہے۔ اگر سوامی صاحب کی ہر ایک بات میں پیروی لازم نہیں ہے۔ تو ہمارے آزاد خیال آریہ دوستوں کو سب سے پہلے نیوگ کے مسئلہ سے آریہ دوستوں کو نجات دلانی چاہئے۔ جس کے لئے بعض آریہ دوست دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ جاتے ہیں۔ مگر ایک یا دوسری وجہ سے حرف مدعا زبان پر نہیں لا سکتے۔ اگر کوئی آریہ دوست اخلاقی جرأت سے کام لیکر اس مسئلہ سے آریہ دوستوں کو نجات دلائے۔ تو یقیناً یقیناً وہ آریہ جاتی پر بہت ہی احسان کریگا ۔

KHILAFAT LIBRARY

کیا سوامی دیانند صاحب کا وید بھاش غلط اور نامکمل تھا

لالہ لاجپت رائے صاحب نے "آریہ سماج" نامی جو نئی کتاب ولایت میں تصنیف فرمائی ہے۔ آپ اس کے صفحہ ۹۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"جو لوگ سوامی دیانند کے وید بھاش کی خوبیوں اور نقائص پر رائے زنی کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں مفصلہ ذیل باتوں کا ضرور خیال کر لینا چاہئے" ۔

ا۔ یہ ان کی وید بھاش کی پہلی کوشش تھی۔

ب۔ ان کا یہ عظیم کام سات برس سے بھی کم عرصہ میں ختم ہوا۔

ج۔ ان کی زندگی کا یہ حصہ مصروفیت کا تھا۔ وہ زیادہ تر پرچار میں لگے رہتے تھے۔ اسی اثنار میں انہوں نے سماجیں قائم کیں۔ مباحثے کئے اور کئی کتابیں لکھیں

د۔ انہوں نے لکھنے اور سنسکرت کا بھاشا میں ترجمہ کرنے کے لئے پنڈت رکھے ہوئے تھے۔ مگر اس سے زیادہ انہوں نے وید کے ترجمہ میں کسی سے مدد نہیں لی ۔

س۔ انہیں نظر ثانی کرنے اور اس پر دوبارہ غور کرنے کا موقعہ نہیں ملا" ۔

اب جبکہ سوامی دیانند کی وید بھاش جو ان کی اپنی عمر کی بہترین کوشش تھی۔ کو آریہ سماجی دوست غلط قرار دیتے ہیں۔ تو پھر سوامی دیانند صاحب کے دیگر کاموں کے صحیح ہونے کا کونسا معیار ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے جو غیر آریہ لوگ سوامی دیانند صاحب کے وید بھاش اور دیگر کتب میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے دیکھ کر نظر تبسم سے دیکھتے تھے تو آریہ سماجی دوست آپے سے باہر ہو جاتے تھے۔ شکر ہے۔ کہ اب آزاد خیال آریہ دوستوں میں خود بخود ہی یہ خیال پیدا ہو چلا ہے۔ یہ تبدیلی مبارک ہے۔ اگر اس میں بتدریج ترقی ہوتی گئی۔ تو وہ وقت دور نہیں۔ جب آریہ دوست سوامی دیانند صاحب کی چاکری کا جوا اپنے کندھوں سے پرے پھینک دیں گے۔ بہر حال اگر صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے۔ تو اُسے بھولا نہ سمجھنا چاہئے ۔

سوامی دیانند صاحب کے وید بھاش کے متعلق ایک مشہور ہندی رسالہ کی رائے

مشہور ہندی رسالہ "پاٹلی پتر" بانکی پور مورخہ ۸۔ اگست ۱۷ء رقمطراز ہے۔

"کچھ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ وید میں۔ ریل تار۔ بے تار کا تار۔ موٹر۔ اوڈنکو ریل سب کچھ ہے وید بھگوان کی ایسی دل لگی کرنا ان پڑھ اور سنسکرت کے نرا کھشر بھٹا چاریہ (پڑھے نہ لکھے نام محمدؐ فاضل) کو ہی سوجھتی ہے۔ وے ٹھیک ویسے ہی ہیں۔ جیسے ایک مسخرہ صاحب جو تلسی داس کی رامائن کے پرتھم کانڈ کا منگلاچرن روپے اور ٹکسال کے ورنن میں ثابت کرتے ہیں۔ وید سائینس اور موٹر کار اگھو پانڈویہ نہیں۔ دھرم گرنتھ ہے" ۔

یہ گویا سوامی جی کے اس دعوی کا جواب ہے۔ جو آپ نے وید کو تمام علوم کا مخزن بتلانے کے متعلق کیا ہے ۔

گوشت اور سبزی کا کھانا یکساں ہے

اس کے پہلے سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۳۶ پر تحریر فرمایا ہے۔ کہ جسطرح مرغی بکری وغیرہ میں روح ہے۔ اسی طرح مولی۔ گاجر۔ گندم اور چنوں وغیرہ میں روح پائی جاتی ہے۔ اور پھر سوامی صاحب نے بالبداہت اس امر کو مانا ہے۔ کہ درخت اور سبزیات وغیرہ درحقیقت پچھلے جنم کے نہایت ہی بدترین افعال کا نتیجہ ہے۔ گویا جسطرح حیوانات پچھلے جنم کے برے

اعمال کا نتیجہ اسیطرح یہ بات بھی پچھلے جنم کے زیادہ بُرے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اور بلحاظ ارواح حیوانات و نباتات یکساں ہیں۔ بعض آریہ لوگ اکثر اوقات سوامی صاحب کے اس عقیدہ سے ہچکچایا بھی کرتے تھے۔ مگر اب مشہور ڈاکٹر بنگالی سائیندان پروفیسر جے۔ سی۔ بوس نے اس کو قطعی حل کر دیا۔ پروفیسر صاحب موصوف نے حال ہی میں امریکہ میں ایک لکچر دیا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ :۔

KHILAFAT LIBRARY

"جاندار اور بے جان چیزوں میں مادہ صرف ایک ہے۔ گویا بکرے کا گوشت اور گوبھی کا پھول یا ٹیسر دال چاول۔ گندم سب میں مادہ ایک ہی ہے۔ صرف صورت اور حالات میں فرق ہے۔ اس لکچر میں پروفیسر بوس نے ثابت کیا۔ کہ تمام پودے ذی حس ہیں۔ جو ذی حس اور غیر ذی حس دو قسم کے پودے خیال کئے جاتے تھے۔ یہ تصور ی غلط ہے۔ گوبھی مٹر اور دوسری سبزیاں سب ذی حس ہیں اگرچہ لاجونتی کے برابر نہیں۔ برقی لہروں سے اثر پہنچا کر ڈاکٹر بوس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہر ایک پودا اور اسکا ہر ایک عضو ذی حس ہے۔ اور برقی لہر کا جواب دیتا ہے ایک معمولی برقی لہر جو انسان کو محسوس بھی نہ ہو۔ معمولی حس کی لاجونتی کے پودے کے پورے جوش میں لانے کو کافی ہے۔ اور خاص حالتوں میں پودوں کے اندر طاقت حس انسان سے دس گنی زیادہ ہوتی ہے۔ غرضیکہ جانداروں اور پودوں میں کوئی بھی فرق نہیں۔ بجز اس کے کہ حیوانات متحرک ہیں۔ نباتات ساکن ہیں۔ باقی مرنے جینے وغیرہ اثرات میں بھی فرق نہیں" ؛

دریں حال تو شلغم اور گوشت کا کھانا یکساں ٹھہرا۔ اور ایک ویشنو اور گوشت کھانے والے میں کچھ فرق نہ رہا۔ مگر اب دیکھیں۔ کہ اہنسا پرمو دھرما کے مدعی اپنے خیال کے غلط ثابت ہونے پر گوشت کھانا شروع کر دیں گے یا ویدک سائینس کی ہمہ گیری کا مضحکہ خیز فقرہ کس کر اہنسا پرمو دھرما کی ہی رٹ لگائے جائیں گے ؛

دیدہ باید ؛

ایک چھوٹے بچہ کی محبت نور سے

عزیز محمد خداداد صاحب خلف الرشید سردار احمد ایوب خان رسالدار مراد آباد سے لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"مجھ کو آپکے اخبار سے ایک خاص دلچسپی ہے اسواسطے مجھ کو آپکے مشکلات سُن کر سخت افسوس ہوتا ہے۔ اس لئے میں پیارے نور کی اعانت کے لئے پانچ روپیہ بھیجتا ہوں"

اس بچہ کی لگن نہایت ہی پاکدر قابل قدر ہے۔ کیا اس بچہ کا قابل قدر نمونہ اوروں کی توجہ کا موجب نہیں ہوگا؟ نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے۔ اپنے بیگانے سب اس کے معترف ہیں۔ نور آجکل سخت مشکلات میں ہے۔ دفتر نور سے پے در پے چار ہزار ٹریکٹ آریوں اور سکھوں میں مفت تقسیم ہوئے۔ اور اب میں اردو میں ایک ٹریکٹ اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری کو گورمکھی میں چھپوانے کی فکر میں ہوں ایسی حالت میں اس قومی خادم اور مہتم بالشان پرچہ کی طرف دوستوں کی توجہ اشد ضروری ہے اگر نور کا ہر ایک خریدار اس بچہ کی نیک مثال سے فائدہ اٹھائے۔ تو نور کے مالی مشکلات بفضل ایزدی ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی رفع ہو سکتے ہیں ؛

پریس ایکٹ کا چار سال کا کام

سنہ ۱۹۱۰ء میں ۳۴۔ اخبارات سے ضمانت طلب کی گئی۔ جن میں سے ۴ مدراس۔ ۱۲ بمبئی۔ ۶۔ بنگال۔ ۳۔ ممالک متحدہ۔ ۴ پنجاب ایک وسط ہند تین آسام سے ایک شمال مغربی سرحدی صوبہ سے تھا۔ ۱۷۔ اخبارات ضمانت نہ ادا کرنے کی وجہ سے بند ہو گئے۔ ایک اخبار جو تعلیمی تجارتی تھا۔ اس کی ضمانت واپس کر دی گئی تھی ؛

سنہ ۱۹۱۱ء میں ۳۶۔ اخبارات سے ضمانت طلب کی گئی۔ جن میں سے مدراس سے ۶۔ بمبئی سے ۶۔ بنگال سے ۷۔ ممالک متحدہ سے ۵۔ پنجاب سے گیارہ۔ اور برہما سے ایک تھا۔ پچیس اخبار ضمانت نہ ادا کرنے کی وجہ سے بند ہو گئے ایک بنگال کے اخبار سے جب ضمانت طلب کی گئی۔ تو اس نے جواب دیا۔ اخبار چلانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ اس سے ضمانت طلب کی گئی ہے۔ بلکہ اس لئے۔ کہ ایڈیٹر گورنمنٹ سے مدد حاصل کرنے میں ناکامیاب ثابت ہوا ہے ؛

سنہ ۱۹۱۲ء میں ۳۲۔ اخبارات سے ضمانت طلب کی گئی۔ چار اخبارات کی تجور سے آٹھ کی بمبئی سے۔ تین کی بنگال سے۔ دس کی ممالک متحدہ۔ سات کی پنجاب سے۔ تین کی شمال مغربی سرحد سے۔ سرحدی آف پنجاب کو پانچہزار کی اور ضمانت دینے کے لئے کہا گیا۔ لیکن اخبار بند ہو گیا۔ بیس اخبارات نے ضمانت ادا نہیں کی۔ اور بند ہو گئے ؛

سنہ ۱۹۱۳ء میں ۵۲۔ اخبارات سے ضمانت طلب کی گئی۔ جن میں سے ۹ مدراس سے۔ ۶ بمبئی سے۔ ۹ بنگال سے ۹ ممالک متحدہ سے دو برہما سے ایک دہلی سے۔ اور پندرہ پنجاب سے تھے ؛

سرویہ میں مشکلات جنگ

سرویہ نے اگرچہ بڑی بہادری سے آسٹریہ جیسی عظیم سلطنت کی سپاہ کو اپنے ملک سے خارج کر دیا ہے تاہم جنگ کے بربادی انگیز اثرات سے وہ محفوظ نہیں رہ سکا چنانچہ راکفیلر کی کمیشن سرویہ کے حالات کی نسبت رپورٹ کرتی ہوئی ظاہر کرتی ہے۔ کہ ٹائیفائیڈ بخار کے ۳۰ ہزار مریضوں کا علاج معالجہ کیا گیا ہے اور یہ کہ وبائے مذکور نہایت تیزی سے سرویہ میں پھیلتی جاتی ہے جنگ نے ۳ لاکھ آدمیوں کو مفلس اور تہی دست بنا دیا ہے۔ جن کی بسر اوقات کا انتظام گورنمنٹ کے بدقدرت سے باہر ہے کیونکہ ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ مزید برآں ۶۰ ہزار آسٹروی قیدی مختلف حصص میں نظر بند ہیں۔ باوجود اپنی تلمرد سے آسٹریا کو بکامیابی تمام نکال دینے کے سرویہ کی حالت زار زبان حال سے جنگ کی تباہیوں کا اظہار کر رہی ہے اور شائد اسی وجہ سے اس نے آسٹریا کے خلاف جارحانہ حملے بھی روک دیئے ہیں ؛ (پیسہ)

آریہ دوستوں میں لٹھ بازی

KHILAFAT LIBRARY

ہم نے اس امر کو کمال رنج و محن سے سنا۔ کہ لاہور آریہ مندر میں جنرل اجلاس میں آریہ دوستوں کے باہمی تکرار کی نوبت لٹھ بازی تک پہنچی۔ مذہبی سوسائٹیاں دنیا داروں کے لئے ایک نمونہ ہونی چاہئیں۔ جب ان کا اپنا حال یہ ہو۔ کہ بجائے کسی معاملہ کو نرمی سے کرنے کے لٹھ بازی تک نوبت پہنچے۔ تو بیچارے دنیا داروں پر کیا افسوس ہو سکتا ہے۔ جو مذہبی شانتی اور بردباری سے بالکل بیگانہ اور ناآشنا ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ کوئی با اثر شخصیت آریہ سماج کی اس تُو تُو میں میں اور لٹھ بازی کو دور کر کے پریم پیدا کر دے۔ جب آریہ دوستوں کا اپنوں کے ساتھ یہ سلوک ہو۔ تو ایسی حالت میں غیر آریہ لوگوں کو آریہ دوستوں کی سختی پر زیادہ افسوس نہیں کرنا چاہئے۔ آریہ سماج کے جنرل اجلاس میں جو رنجدہ کارروائی ہوئی۔ اس کے متعلق آریہ سماج کے اخبارات اس طرح بیان کرتے ہیں:۔

جھنڈا اڑ گیا جھنڈی گر پڑی:۔ ایک وقت تھا کہ آریہ دوست مکہ مدینہ پر ویدک جھنڈا لہرانے کے خواب دیکھا کرتے تھے۔ اور اب لاہور میں اس جھنڈے کا کیا حشر ہوا۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ صرف امرت اخبار کے اس اقتباس پر اکتفا کرتے ہیں۔ امرت لکھتا ہے کہ:۔

آریہ سماج! بدقسمت آریہ سماج! آج تیری کیا حالت ہے۔ تیرے ممبر تمام دنیا کو ویدک دھرم کے جھنڈے تلے لانے کا دم مارنے والے آج کیا کر رہے ہیں؟ آہ! یہ حالات ایک سنجیدہ شخص کو خون کے آنسو رلاتے ہیں۔ اور آریہ سماج کی اخلاقی موت پر بے اختیار منہ سے ہاں کہلواتے ہیں۔ آریہ سماج کا مشن خاک میں مل جاویگا۔ آریہ سماج کا ادیش مٹی میں ملایا جاویگا۔ آہ! آریہ سماج جو تمام دنیا میں شانتی کا راجیہ لانے کا دعویدار ہو۔ اس کے مندر میں اس کے ممبر اس کے کارکنوں کے جسم پر حملہ کریں۔ اور لٹھ مار کر سر کھلوا دیں۔ سماج مندر کی دیواریں خون سے لتھ پتھ ہو جاویں۔ اور سماج کے ممبروں کے ہاتھ اس خون سے رنگے ہوئے نظر آویں۔ ان حالات کی موجودگی میں کون شخص ہے۔ جو آریہ سماج لاہور کی افسوسناک حالت پر اظہار رنج نہ کریگا۔

آریہ پرش حیران ہوں گے۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے شاید وہ یہ باور بھی کرنے کو تیار نہ ہوں۔ کہ آریہ سماج مندر دھچھووالی لاہور میں بعض ممبروں نے دوسرے سبھاسدوں اور ادھکاریوں کی جان پر حملہ کیا۔ اور سماج مندر کا فرش اور دیواریں خون سے رنگین ہو گئے مگر یہ امر واقعہ ہے۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے اس شرمناک نظارہ کو دیکھا ہے۔

پھر آگے امرت لکھتا ہے۔

لاہور آریہ سماج میں خون کے چھینٹے:۔ دوسرے کالموں میں ناظرین آریہ سماج دھچھووالی لاہور کی وہ دردگھٹنا مطالعہ کریں گے۔ جو آریہ سماج کے اتہاس میں ایک نہایت ہی شرمناک واقعہ ہے۔ ہم اس جگہ اپنی طرف سے کچھ نہ لکھتے ہوئے آریہ پرشوں کی توجہ اس چٹھی کی طرف مبذول کرتے ہیں۔ ہم خود اس جگہ موجود تھے۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے مہاشہ راد ہاکشن کو بڑی خیر ذمہ واری سے پردھان جلسہ کی ہتک کرتے اور آریہ لوگوں کو جوش دلاتے۔ ان کے ساتھیوں کو گندی فحش اور بازرس گالیاں دیتے اور مہاشہ جیندارام کو لالہ سدانند۔ لالہ خزانچند۔ اور لالہ منشی رام پر لاٹھی کے ساتھ حملہ کرتے دیکھا ہے۔ مہاشہ جیندارام شائد گھر سے ہی ہاتھ میں ایک بڑی سی لکڑی لیکر اس غرض کے لئے آئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس کے پے در پے وار آریہ سماج کے ادھکاریوں اور سبھاسدوں پر کئے۔ جس کی وجہ سے لالہ سدانند جی اُپ منتری آریہ سماج لاہور کے سر میں سخت چوٹ لگی۔ اور اسقدر خون نکلا۔ کہ ان کے تمام کپڑے خون سے تربتر ہو گئے اس کے ساتھ ہی مہاشہ جیندارام نے لالہ خزانچند اُپ منتری آریہ سماج پر حملہ کرتے ہوئے لالہ منشی رام پر بھی بے رحمانہ حملہ کیا۔ جس کی وجہ سے ان کے ناک اور آنکھ سے بکثرت خون جاری ہو گیا۔ آہ! یہ ایک سخت دردناک نظارہ تھا۔ جبکہ آریہ سماج مندر میں ایک نہیں بلکہ دو آریہ سیوکوں کے جسم سے خون کا فوارہ نکل رہا تھا۔ کس کی چوٹ سے؟ مسلمانوں کی نہیں۔ عیسائیوں کی نہیں۔ سکھوں کی نہیں۔ بلکہ خود آریہ سماجیوں کی چوٹ سے۔

پرکاش لکھتا ہے۔ کہ پنڈت رام بھجدت نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ:۔

"صاحبان! میں کوئی بات چھپا کر رکھنا نہیں چاہتا۔ لگی لپٹی بات مجھے کہنے کی عادت نہیں۔ جو کچھ میرے دل میں ہے۔ وہی میرے منہ سے نکلیگا۔ ہم یہاں صرف ممبر بننے کے لئے نہیں آئے۔ بلکہ ہم سبھا پر قابض ہونے آئے ہیں۔ ہم سبھا کے پردھان اور منتری بننے کے لئے آئے ہیں۔ جس نے سارے آریہ سماج کو اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ ساری طاقت اسوقت صرف تین شخصوں کے ہاتھ میں ہے۔ (دو تو ہیں۔ (۱) مہاتما منشی رام جی (۲) پردھان رام کشن جی۔ معلوم نہیں پنڈت رام بھجدت کے ذہن مبارک میں تیسرا شخص کون تھا۔ پرکاش) کیا وجہ ہے۔ کہ یہ شخص ہمیں کام نہ کرنے دیں۔ مجھے پرماتما نے بانی کی شکتی دی ہے۔ اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ گورو کل کا پلیٹ فارم میرے لئے بند ہے۔ اور آریہ سماج لاہور کے پلیٹ فارم پر مجھے لیکچر دینے کی اجازت نہیں۔ دوسری آریہ سماجوں میں ہمیں نہیں بلایا جاتا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ میں نے تین بیاہ کرائے۔ کیا صرف میں نے ہی بیاہ کرائے ہیں۔ چھ اور آدمی ہیں۔ جنہوں نے بیاہ کرائے ہیں۔ صاحبان میں آپ کو صاف الفاظ میں بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر آپ آریہ سماج لاہور کے ان چھ پرتی ندھیوں کو سبھا میں شریک ہونے کی اجازت نہ دیں گے۔ تو سر پھٹیں گے۔ لٹھ بازی ہو گی۔ پولیس آئے گی۔ مقدمے ہونگے۔ میں روکوں گا۔ لیکن ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو اس کام کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور وہ میرے روکے نہ رکیں گے۔

جھنگ سیال "آریہ سماج میں پھر وہی خانہ جنگی" کے عنوان سے لکھتا ہے۔ کہ اگر اس جلسہ کے پریزیڈنٹ پنڈت رام بھجدت صاحب نہ ہوتے۔ تو یا تو سماج مندر میں ایک دو کے سر کھلتے۔ اور خون کے چھینٹے سماج مندر کو ناپاک کرتے۔ یا پولیس کے سپاہی بلائے جاتے"۔ یہ اندیشہ شام لال کو ۲۶ مئی کے جلسہ کی کارروائی دیکھ کر پیدا ہوا جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا میں ممبر بھیجنے کا سوال پیش ہوا تھا۔ اور دونوں پارٹیوں نے اپنی اپنی طرف کھینچکر کوئی بھی کارروائی نہ ہونے دی۔ شام لال اب آریہ سماج سے اسقدر مایوس ہوگیا ہے۔ کہ اسے آریہ سماج کی موت نظر آرہی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ ہر

"حالات سخت خراب ہوگئے ہیں۔ اگر ان کا سدھار نہ کیا گیا۔ تو آریہ سماج کا پوتر مشن ضرور خاک میں مل جاوے گا۔ آریہ سماج مندر میں پروہان کی بار بار ہتک کیا جانا آریہ سماج کے لئے موت سے کم نہیں۔ جسقدر زیادہ اسے دہرایا جاویگا۔ اُسی قدر جلد آریہ سماج کا خاتمہ ہوگا"۔

عباس ثانی تخت مصر سے کس طرح محروم ہوا

اخبار نیویارک ورلڈ کے جرمن نامہ نگار نے وہاں کے امپیریل ہوٹل میں عباس ثانی سابق خدیو سے جو کاروباری لوگوں کا سا لباس پہنے ہوئے تھے۔ ملاقات کر کے نتیجہ جنگ اور ترکوں کی نسبت ان کے خیالات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ مگر خدیو معزول نے ان امور پر بحث کرنے سے انکار کر دیا۔ نامہ نگار کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا وجہ ہے۔ کہ میں آپکو قاہرہ کی بجائے یہاں دیکھتا ہوں۔ عباس ثانی نے کہا۔ کہ جنگ شروع ہونے کے وقت میں قسطنطنیہ میں تھا۔ جہاں میں اس زخم سے جو پچھلے دنوں ایک شخص نے مجھے قتل کرنے کی نیت سے لگایا تھا۔ شفایاب ہو رہا تھا۔ میں نے فوراً قاہرہ کو مراجعت کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر انگریزوں نے مجھے یقین دلایا۔ کہ مصر میں ہر نوع امن ہے۔ اور قاہرہ میں ایسی سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ کہ جو میرے لئے ناقابل برداشت ہوگی۔ جب معلوم ہوا۔ کہ ٹرکی بھی جنگ میں الجھا چاہتی ہے۔ تو سر لوئیس مالٹ برٹش سفیر نے مجھے فوراً قسطنطنیہ سے اٹلی روانہ ہو جانے کا ایما کیا۔ اور دوران جنگ میں مجھے وہیں (اٹلی میں) ٹھہرنے کا مشورہ دیا گیا۔ مگر میں نے اٹلی جانے سے انکار کر دیا۔ اسطرح مجھ میں اور انگریزوں میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ تم بجائے قاہرہ کے مجھے وائنا میں دیکھتے ہو۔ بہت سے سوالوں کے جواب سے اجتناب کرتے ہوئے عباس ثانی نے امریکہ کی تعریف اور مصر پر امریکنوں کے بہت بڑے اثر کے تذکرہ پر ملاقات ختم کی۔ (پیسہ)

پنجاب یونی ورسٹی کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کا جو نتیجہ شائع ہوا ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل (۶۳۵۹) امیدوار امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے (۲۵۸۸) یعنے ۴۰٫۷ فیصدی پاس ہوئے۔ ان پاس شدگان میں سے (۶۱۴) مسلمان اور باقی قریباً کل ہندو اور سکھ ہیں۔ جس صوبہ میں مسلمانوں کو ناز ہے۔ کہ ان کی آبادی نصف سے زیادہ ہے۔ اور جس کے ساتھ ہی وہ سرحدی صوبہ بھی شامل ہے۔ کہ جس میں ہندو صرف آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ وہاں مسلمانوں کی سیکنڈری تعلیم کا یہ حال ہے۔ ہر چند کہ بمقابلہ چند پچھلے سالوں کے دن بدن مسلمانوں میں ابتدائی اور سیکنڈری تعلیم بڑھ رہی ہے۔ ان کل طلباء میں سے (۸۱۲) نے سائنس فیکلٹی کا امتحان دیا۔ جنمیں سے ۴۸۱ پاس ہوئے۔ اور ان میں صرف ۴۴ مسلمان ہیں۔ اور باقی (۲۱۰۷) نے آرٹس کا امتحان انٹرنس پاس کیا۔ کہ جن میں (۵۷۰) مسلمان ہیں۔ صوبہ کے بعض مدارس کے نتائج بہت عمدہ رہے ہیں۔ جن میں ڈی۔ اے۔ وی سکول اور اسلامیہ ہائی سکول نمبر ۱۔ لاہور ہیں۔ امسال پنجاب میں سب سے اول رہنے والا طالبعلم اسلامیہ ہائی سکول لاہور کا تھا۔ جو اس سکول اور وہاں کے ہیڈ ماسٹر کے لئے بڑی تعریف کی بات ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

انٹرنس کے قابل اعتراض فارسی کورس کی تبدیلی

سٹریکیولیشن کا فارسی کورس جس کے بعض مقالات کے قابل اعتراض ہونے اور نیز اس کے غیر معمولی طور پر گراں قیمت پر فروخت کئے جانے کے متعلق دیگر اخبارات عموماً اور پیسہ اخبار خصوصاً ذمہ وار لوگوں کی توجہ اسطرف دلا چکا تھا۔ خوشی کی بات ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چنسلر نے کورس مذکور کو نصاب تعلیم سے خارج کر کے بجائے اس کے تاوقتیکہ کوئی نیا کورس مرتب نہ ہو۔ سابق کورس فارسی پڑھائے جانے کی ہدایت کی ہے۔ یونیورسٹی موجودہ قابل اعتراض کورس کی فروخت شدہ کاپیاں اس قیمت پر جو طلباء نے ادا کی ہے۔ واپس لے لیگی۔ چنانچہ رجسٹرار نے ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو لکھا ہے۔ کہ وہ طلباء اور ٹیچروں سے یہ کتابیں واپس لیکر یونیورسٹی کو بھیجدیں۔ یکم جولائی تک وصول شدہ کاپیوں کی قیمت ادا کی جائے گی اور محصولڈاک و پیکنگ کا خرچ یونیورسٹی کے ذمہ ہوگا۔

نور سے عملی محبت کا ثبوت

نور جن مخلص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بیخ کنی خدمت پر کمربستہ ہے۔ وہ آپ پوشیدہ نہیں ہوگا۔ دوست تو دوست دشمن بھی اس کے معترف ہیں۔ تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا پرچہ ہے جو مکھوں و آریوں میں تن دہی اور سرفروشی سے اشاعت اسلام کے کام میں مصروف ہے۔ الحمدللہ کہ کئی سعید ارواح نور سے مستفیض ہو چکی ہیں۔ ایسے مہتم بالشان پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنا کے مصداق ہے۔ نور کا فنڈ اسوقت معقول رقم کا مقروض ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ دوست ہمت کریں اور ایک ایک دو دو خریدار دیدیں تاکہ نور قرضہ کے بوجھ سے نجات حاصل کرے۔ ایک یا دو خریدار زنکا پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

کیا وید الہامی ہیں؟

نمبر ۷

سوامی صاحب نے ویدک رشیوں کو جن پر ویدوں کا نزول ہوا۔ لکھا ہے۔ کہ یہ رشی نوجوان حالت میں ہی پیدا ہوئے۔ اور ان کی پیدائش والدین کے ذریعہ ظہور میں نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ خود بخود پیدا ہوئے۔ مگر سوامی صاحب نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ ان ویدک رشیوں کا نزول آسمان سے ہوا۔ یا وہ ارض سے پیدا ہوئے۔ دیگر قدیمی آریوں کے نزدیک تو سب سے پہلے وید برہما پر اترے۔ اور برہما نے دوسرے لوگوں کو وید پڑھائے۔ یا سکھلائے۔ مگر سوامی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اول ویدوں کا نزول رشیوں پر ہوا۔ اور رشیوں نے لوگوں کو وید سکھلائے وغیرہ۔

اب قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ اس جگہ ہم سوامی دیانند صاحب کے فرمان کو صحیح قرار دیں۔ یا قدیم آریوں کے بیان کو؟ اگر ہم قدیم آریوں کے بیان کو لیں۔ کہ چاروں وید صرف برہما پر نازل ہوئے۔ اور پھر برہما نے اور لوگوں کو سکھلائے۔ تو پھر ہمیں برہما کو اسوقت کا مکمل انسان اور ویدک روحانیت کا ہر طرح سے ماہر ماننا پڑیگا۔ اور اگر ہم سوامی دیانند صاحب کے ارشاد کو لیں۔ کہ وید ایک انسان پر نہیں اترے۔ بلکہ چار رشیوں پر نازل ہوئے اور ہر ایک کے حصہ میں صرف ایک ایک وید آیا۔ تو ہمیں ماننا پڑیگا۔ کہ چاروں رشیوں میں سے ہر ایک رشی صرف ایشور کے ¼ گیان یا معرفت کا جاننے والا تھا۔ اور آپ اس سے بڑی عمدگی سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ویدک رشیوں سے بڑھ کر اور کوئی ویدک نگاہ سے عالم فاضل اور پاکیزہ اور مطہر نہیں ہو سکتا۔ جب ویدک رشی باوجود عالم اور فاضل اور پاک سیرت اور مقدس طینت رکھنے کے صرف ایک وید کے ہی حامل ہو سکے۔ تو بتلاؤ۔ کہ دوسرے لوگ جن کی روحانیت اور معرفت بہرحال ویدک رشیوں سے بہت ہی کم ہے۔ وہ کیسے اور کسطرح کم از کم ایک وید کو پڑھ سکتے۔ یا اس پر عامل ہو سکتے ہیں۔ امید۔ کہ کوئی آریہ دوست اس پر توجہ فرمائیگا ؛

پراچین ہندو اور آریوں کے نزدیک ویدوں میں کیا ہے

پراچین ہندوؤں کے نزدیک وید صرف

ایک مذہبی کتب تھیں۔ مگر سوامی رشی دیانند صاحب کے نزدیک "وید سرب ودیاؤں کا بھنڈار" یعنی علوم کل کا خزانہ ہے۔ کیونکہ سوامی صاحب کا یہ خیال ہے۔ کہ علم یا کوئی اور بات سیکھے بدوں نہیں آسکتی۔ اس لئے اگر وید تمام علوم کا خزانہ نہ ہوں۔ تو انسان مختلف اقسام کے علوم کہاں سے حاصل کرتا۔ ویدوں کے بدوں انسان کے علوم سیکھنے کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اس لئے ایشور نے ویدوں کو بہت علوم کا خزانہ بنایا۔ مگر معلوم نہیں۔ کہ یہ کیسے ارشاد فرما دیا۔ کہ بدوں ویدوں کے انسان کے پاس علوم حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

کیا آجکل جو یورپ نے سائنس اور علوم طبیعات میں بہت کچھ ترقی کی ہے۔ کہ یہ ویدوں کے باقاعدہ پاٹھ کرنیکا نتیجہ ہے۔ اس کو بھی جانے دیجئے۔ جب ہم حیوانات کے انحطاط پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ خیال فرمائیے۔ شہد کی مکھیاں کیسی ترتیب سے شہد کا چھتہ بناتی ہیں۔ اور کسی تعلیم سے کام کرتی ہیں۔ بعض کام کرنے والیاں۔ بعض بچے دینے والیاں۔ اور ایک رانی ہوتی ہے۔ کیا شہد کی مکھیوں میں بھی کوئی ویدک رشی اپدیش کر رہا ہے؟

دوم :- جو وید آدسرشٹی میں نازل ہوئے۔ اور اسوقت سب سے پہلے وہ چار رشی ہی تھے۔ اور انسان کی کوئی خاص بولی تو نہ تھی۔ اب رشیوں نے کسطرح اور کیسے ویدوں کو سمجھا۔ اور دوسروں کو کسطرح اور کیسے سمجھایا۔ جبکہ وہ خود ہی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اور نہ ہی انسان کے لئے کوئی خاص زبان تھی ان کے لئے ویدوں کے شبد ایسے ہی تھے۔ جیسا کہ رعد کی گرج یا پرندوں کا چہچہانا وغیرہ۔ اگر بقول سوامی دیانند صاحب کے یہ مان بھی لیا جاوے۔ کہ اول اول خدا نے ان رشیوں منیوں کے جن پر ویدوں کا نزول ہوا۔ ان کی زبان اور حلق میں ایسی شکتی اور طاقت پیدا کر دی۔ کہ خود بخود ان کی زبان سے وید مقدس کے الفاظ جاری ہونے لگ پڑے۔ تو بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ اور اس سے مطلب ہرگز حل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کسی الفاظ کا بول لینا اس کے مفہوم کو ذہن میں نہیں لا سکتا۔ اسوقت آدسرشٹی میں لوگوں کا ویدوں کو پڑھنا جبکہ کوئی خاص زبان مقرر نہ ہوئی تھی۔ ایسا ہی تھا۔ جسطرح طوطا یا مینا ؛

لٹ پٹ بنچھی چتر سجان
سب کا داتا سری بھگوان

کہہ لیتا ہے۔ یہ میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ ویدوں کے بڑے گیاتا اور ہندی شاعری کے ہیومر گسائیں تلسی داس جی ویدوں کے متعلق فرماتے ہیں ؛

گھن گھمنڈ نبھ گرجت گھورا
پریا ہیں ڈرپت من مورا
دامن دمک رہت گھن ماہیں
خلکی پریت یتھا تھرماہیں
درکھیں جلد بہوم نیارائے
یتھا نوئیں بدہ ودیا پائے
بہوم اگھات ہیے گہ کیسے
خلکے دچن سنت سہیں جیسے
شودر ندی بہہ چلیو ترائی
جس تہور وہن خل بہورائی
بہوم پرت باڑھا بر پانی
جن جیویں مایا لپٹانی
سمٹ سمٹ جل بہریں تلاوا
جم سدگن سنتن پہر آوا
سرتا جل جل ندھ میں آئی
ہوئے اچل جم جن ہرپائی
دادر دہن چہوں اور سہائی
وید پڑھے جن بڑا سمدھائی

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنے بچوں کی حالت پر رحم کرو

KHILAFAT LIBRARY

آجکل زمانے کی آزادی اس کے دلفریب سامانوں سے کون ہے جو آگاہ نہیں ہے۔ خصوصاً معصوم۔ ناتجربہ کار۔ ناعاقبت اندیش۔ نازک دل اور نازک مزاج بچے اگر ان کی آجکل اچھی طرح حفاظت نہ کی جائے۔ تو بہت سی بے اعتدالیوں کا شکار ہو کر بعض وقت بدبینی تک کا خمیر ان کی سرشت میں اثر کر جاتا ہے۔ اور علاوہ فطرت سلیم کے خراب ہونے کے بعض ردی اخلاق کا بھاؤ انکی طبیعت پر ایسی موٹی تہ میں ہو جاتا ہے۔ کہ ساری عمر ہی وہ بیچارے اس مصیبت کے بھاؤ سے آئے دن تکالیف کا سامنے دیکھتے ہیں۔ اور اپنے تربیت کرنیوالوں کو اکثر بے اختیاری میں بُرے بُرے الفاظ سے کوستے بھی رہتے ہیں۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک بچہ فطرتاً اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں اس کے ماں باپ ان کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔ فی زمانہ جبکہ باپ کو بحیثیت ملازم ہونے کے اپنی ملازمت کے شغل میں بہت سا حصہ دن رات کا گذارنا پڑتا۔ تو پھر اس امانت کا اس معصوم لخت جگر کے چال چلن کا نگران ہوتا ہے۔ تو کون ہوتا ہے۔ کیا بعض بدچال چلن طلباء۔ بعض شیاطین۔ بعض بدطبع اور دہریہ قسم کے لوگ یا کوئی اور ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں ہی طلباء ابھی پوری ہوش سے بھی بہرہ ور نہیں ہونے پاتے۔ کہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہو کر ماں باپ کی بڑھتی ہوئی اُمنگوں کو نہایت ہی بُری تلخ کامی سے بدل دیتے ہیں۔ وہ ان کو مادر پدر آزاد پاتے ہیں۔ بے ادبی کا زیور ان کے زیب تن ہوتا ہے بیدینی ان کا شیوہ۔ اور عیاشی اور لاابالی ان کا دائمی دستور بن جاتا ہے۔ وہ اپنے خیال میں مست نظر آتے ہیں۔ سادگی ان میں نام کو نہیں ملتی۔ جسمانی آرائشیں اور بیجا بناؤ ٹھناؤ جو صاف دل کا بالکل ہی ستیاناس کر دیا کرتے ہیں۔ ان کی طبائع میں نقش کالحجر کی طرح نہایت ہی کھلے الفاظ میں بے تکلف پڑھا جا سکتا ہے۔ اگر آج بالوں کی آرائش ہے۔ تو کل بوٹ بھی نہایت ہی عمدہ پالش کیا ہوا ملتا ہے۔ الناس علیٰ دین ملوکھم کے سارے منازل طے کرنے میں وہ نہایت ہی چست و چالاق دکھائی دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ سب سے سبقت لے جائیں۔ بیجا محبت کبھی اس سے کبھی اُس سے گھٹی کی طرح ان کے جزو دل و دماغ ہو کر بہت سے ہنروں میں کمال حاصل کرنے سے انہیں روکنے لگتی ہے۔ ہاں اسی اثنا میں موت کا شکار بھی ہو جائیں۔ تو جائز اور یقیناً بعید از قیاس نہیں بلکہ ایسی اولاد ایک دیندار قابل رحم ماں باپ کا دل اور آنکھیں ٹھنڈی کر سکتی ہے۔ تم اگر قائل ہو۔ اور نہیں کہنے میں مضائقہ کرتے ہو۔ تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بخدا ایسوں کو ماں باپ سے ذرا بھی ہمدردی نہیں ہوتی۔ وہ دل سے اپنے محسنوں کے نہیں ہوتے۔ اور نہیں ہوتے وہ کسی نئے عالم میں ہوا کھانے لگتے ہیں۔ اور ان کا بادا آدم جدا اور بالکل ہی نیا بادا آدم ہوتا ہے۔ وہ رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا کے مصداق نہیں ہوتے۔ اور کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ ہو سکیں۔ تم نے ہاں تم نے ان کی تربیت میں کوتاہی کی۔ غفلت کی لاپرواہی کی۔ اور بالکل ناعاقبت اندیشی سے کام لیا۔ تم نے کب ان کو صلحاء کی صحبت میں بھیجا۔ تم نے کب انہیں دیندار بنانے کے لئے صادقین کے پاس چھوڑا تم نے کب ان کے لئے دعائیں کیں۔ کہ ان کو ایسا موقعہ ملے۔ کیا تم نے ان کو کیا کیا بنانے کی فکر نہیں کی۔ کی۔ پر نہیں کی۔ تو صرف ایسی بات کی فکر نہیں کی کہ مرکر بچہ کہاں جائیگا۔ جہنم میں جائے۔ جلتی ہوئی آگ میں جائے۔ تمہاری بلا سے۔ بی۔ اے ہو۔ ایم۔ اے ہو۔ بابو اور وکیل ہو۔ اور تمہارا الّو سیدھا کرے۔ لیکن خوب یاد رکھو وہ تمہارے دل اور آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں ہو سکے گا۔ اور ہو تو کیونکر ہو۔ تم نے تو اسے آگ کے لئے تیار کیا۔ اور بدلا یہ چاہتے ہو۔ کہ اُس سے تمہارا دل ٹھنڈا ہو۔ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ۔ پھر تم نے کب ان کو انبیاء کی تعلیم کیطرف توجہ دلائی۔ ان کے چال چلن کے نگران کون سے صلحاء ہیں۔ جو تم نے مقرر کئے۔ افسوس! جس نے تمہارے دکھ کا صحیح علاج سوچا۔ تم نے کونسی انکی بھی قدر کی۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم تمہیں پھر آگاہ کریں۔

حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صلوٰۃ اللہ علیہ والسلام نے تمہاری اولاد کی بھی فکر کی۔ اور بڑی اچھی طرح سے کی۔ وہ مصلح تھا۔ وہ زمانے کے مفاسد کا صحیح علاج جاننے والا تھا۔ اس کا نور فراست بڑے صحیح پیمانہ میں بھرا ہوا اور تلا ہوا تھا۔ اس نے ہاں اسی نے جہاں بڑوں کی فکر کی۔ وہاں ان کے چھوٹوں کی بھی کی۔ تم ناقدری کرو۔ ناشکر گذار ہونا چاہو۔ تو دل کھول کر ہو لو پر اس نے شہروں سے دور (جہاں ہزاروں قسم کی ترغیبات ہوا کرتی ہیں) ایک سکول کھولا۔ قوم کو توجہ دلائی۔ کہ وہ اپنے بچے یہاں بھیجے۔ اُس کی نیت یہی تھی۔ کہ تمہاری اولاد سنور جائے۔ ان کا دین خراب نہ ہونے پائے۔ اور وہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکیں۔ چنانچہ آجکل بڑے اعلیٰ پیمانہ پر سکول اور بورڈنگ ہوس نہایت ہی پُر فضا جگہ میں عظیم الشان شان کے ساتھ اُس خدا کے پیارے کی نیت اور اس کے مبارک ہاتھوں کی شہادت میں پھولے نہیں سماتے۔ تمہارے۔ بچوں کے لئے دعا کرنے والے افراد اُسی مسیح کے ارادے کی تکمیل کرنے کو موجود ہیں۔ ایسے لوگ ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ رہیں گے۔ تاکہ اس مبارک انسان کے کام کو ادھورا نہ رکھا جاوے جس نے اُس کو بھیجا ہے۔ وہ غیور ہے۔ اور یاتونک من کل فج عمیق الخ۔ اگر اس کا قول ہے۔ تو وہ اس کو پورا کرنے کے لئے سامان بھی خود ہی بہم پہنچاتا رہیگا۔ جو ناعاقبت اندیش ایسی ترغیب دیتے ہیں۔ کہ وہاں لڑکے نہ بھیجے جائیں۔ وہ ڈر جائیں۔ اگر یہاں کے کارکن نیک نیتی سے اس فکر میں ہیں۔ کہ قوم کے بچوں کی ہر طرح سے نگرانی کی جائے۔ اور اس غرض

کے لئے وہ دعا سے۔ درس قرآن سے۔ لکچروں سے۔ عمدہ چال چلن سے۔ دینی تعلیم سے۔ پھر پڑھائی میں انٹرنس تک ان کو عمدہ بنا دینے میں سرگرمی سے رات دن کوشاں ہیں۔ تو لا یحیق المکر الیسیئ والا باھلہٖ کے مضمون پر وہ موذی دوبارہ غور کرلیں۔ میرے مکرم عزیزو۔ کماؤ۔ محنت کرو۔ گھر سے نزدیک رہو۔ خواہ دور جاؤ۔ لیکن بچوں کو یہاں بھیجو۔ وہ خدا شاہد ہے۔ ہم رات دن ہر طرح ان کی نگرانی میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور بفضلہ رہیں گے۔ تاکہ مسیح ؑ کے باغ کی رونق بڑھے۔ ہاں اس کام میں ہمارا مالک بھی ہمارا ساتھ دیتا رہے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنیوالا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی بھی صادق الوعد نہیں ہے۔ جس کے ایمان میں زلزلہ آچکا ہے وہ بدظنی سے کام لیتا ہے۔ تو لیتا رہے۔ ورنہ یہاں کی رونق دن دگنی اور رات چوگنی ہو کر بڑھے گی اور ضرور بڑھے گی کیونکہ وہ کارساز مسیح ؑ کو اس کے کاموں میں ادھورا رکھ کر ذلیل اور رسوا نہیں ہونے دیگا۔ اور بالضرور ہے۔ کہ نہ ہونے دے۔ اسی لئے کہ وہ فرماتا ہے۔ کہ لَا یَخَافُ عُقْبٰھَا میں میں ایسے گروہ کو نہیں رکھا کرتا۔ جو بھول گیا ہے۔ وہ اب بھی سمجھ جائے۔ اور پھر ذرا دور اندیشی سے کام لے ؛

الغرض جس کام میں خدا تعالیٰ معاون ہو۔ وہاں تم اپنے بچوں کو کیوں نہیں بھیجتے۔ صدہا گندی ترغیبوں سے۔ مذہبی وساوس سے۔ بدصحبتوں سے۔ الناس علے دین ملوکھم کے اثر سے۔ اگر اپنی اولاد کو بچانا چاہتے ہو۔ تو تم لڑکپن سے بچوں کو یہاں بھیجو۔ عمدہ ٹیوٹر ہیں۔ جسمانی۔ روحانی تربیت کا خیال ہے۔ دین کا خیال رکھا جاتا ہے۔ وہ کام جو تم نے کرنا تھا۔ وہ دکھ جو تم نے سہنے تھے۔ یہاں کے لوگ برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ تمہارے بچے جس جگہ آتے ہیں۔ وہ جگہ بھی پھر بابرکت ہے۔ انٹرنس تک پڑھائی بھی موجود ہے ہاں کچھ لڑکے بہت کچھ خراب ہو کر یہاں آخری جماعتوں میں اگر داخل ہوں اور وہ پچھلا تمام نزلہ مدرسے کے استادوں پر اور غیروں پر گرا کر ان کو بدنام کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تو ان کے متولی گھبرا نہ جائیں۔ اپنے گریبان میں ذرا جھانکیں اعتراض کرنا آسان ہے۔ لیکن وہ مجبوریاں جو یہاں بچوں کے نہ لینے میں ہیڈ ماسٹر صاحب کو درپیش ہیں۔ وہ ممتاز قومی مدرسوں کے متعلق مدبر لوگوں کی آنکھوں سے ہرگز ہرگز نہاں نہیں ہیں۔ اگر کوئی کہے۔ کہ تمہاری تحریر میں فرشتہ گری کا سا دعویٰ تو نظر آرہا ہے۔ تو خوب یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو اس میں بھی شرمندہ نہیں رکھا ہے ایک دو نہیں بلکہ بہت سے بچے جواب بچوں والے بھی ہو گئے ہیں۔ یہاں کے برکات سے واقعی فرشتہ خصلت ہیں۔ اور زندہ گواہ ہیں۔ آنکھیں نہ ہوں۔ تو الگ بات ہے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ اور اولاد کا خون نہ کرو۔ مسیح ؑ کے ارادوں اور اس کی مبارک نیت سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس کی صحیح خواست کو نقوقرار نہ دو۔ اور وہ کچھ حاصل کرو۔ جس کے لئے یہ سب کچھ بنا ہے۔ ابھی وقت ہے۔ ورنہ ویسے تو خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ جو ہر وقت یکساں رہے گی۔ خدا کے سلسلے پر غور کرو۔ اور عین وقت پر تو فائدے سے محروم نہ رہو ؛

والسلام ؛

KHILAFAT LIBRARY

پراسپکٹس
تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان

سٹاف :- (۱) ماسٹر محمد الدین صاحب بی۔ اے علیگڈھ ٹرینڈ ہیڈ ماسٹر ؛

(۲) آسامی خالی ہے ؛

(۳) چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے علیگڈھ ٹرینڈ۔ فورتھ ماسٹر ؛

(۴) قاضی عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ علیگڈھ ٹرینڈ۔ فورتھ ماسٹر ؛

(۵) شیخ عبدالرحمن صاحب بی۔ اے ٹرینڈ۔ ففتھ ماسٹر

(۶) مولوی غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ علیگڈھ ٹرینڈ فرسٹ عربک ٹیچر ؛

(۷) میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ آنریری ٹیچر ؛

(۸) چوہدری سردار خاں صاحب۔ ایف۔ اے۔

(۹) ماسٹر علی محمد صاحب جونیر اینگلو ورنیکلر ٹرینڈ۔

(۱۰) ماسٹر چراغ محمد صاحب ایک تجربہ کار مدرس ہیں۔

(۱۱) مرزا نور محمد صاحب منشی فاضل فرسٹ پرشیئس ٹیچر ؛

(۱۲) ماسٹر عبدالعزیز صاحب ایک تجربہ کار مدرس ہیں ؛

(۱۳) ماسٹر حسین خان صاحب سینئر ورنیکلر ٹرینڈ ؛

(۱۴) ماسٹر محمد مولاداد صاحب جونیر ورنیکولر ٹرینڈ ؛

(۱۵) شیخ عبدالرحیم صاحب مدرس دینیات ؛

(۱۶) منشی غلام محمد صاحب سرٹیفکیٹڈ ؛

(۱۷) منشی سکندر علی صاحب "

(۱۸) ماسٹر ماموں خان صاحب ڈرل ماسٹر سینئر سرٹیفکیٹڈ

مضامین دینیات میں علاوہ مڈل میں وہی مضامین اور کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ جو لاہور سرکل میں پڑھائی جاتی ہیں۔ اور عام طور پر پنجاب میں مروج ہیں۔ ہائی میں وہ جو یونیورسٹی کی طرف سے مقرر ہیں سائنس مڈل و ہائی ہر دو میں پڑھائی جاتی ہے۔ ڈرائنگ بھی سکھائی جاتی ہے۔ چھوٹی جماعتوں کو کنڈر گارٹین شروع کرایا جانے والا ہے۔ فیس مدرسہ گورنمنٹ سکولوں کی شرح کا ۳/۴ ہے۔ لیکن اس میں تغیر و تبدل ممکن ہے۔ کیونکہ سرکاری احکام کے ماتحت چلنا پڑتا ہے موجودہ فیس جماعت وار حسب ذیل ہے ؛

نفتھ ہائی	فورتھ ہائی	سوم مڈل	دوم مڈل	اول مڈل
۷ر	۱۰ر	۱۴ر	۱۴ر	۱۴ر
جونیر سپیشل	پنجم پرائمری	چہارم پرائمری	سوم پرائمری	
۲ر	۲ر	۱۲ر	۳ر	
دوئم پرائمری	اول پرائمری ؛			
۲ر	۱ر			

پڑھائی انٹرنس تک ہے جونیر سپیشل کلاس کئی سال سے جاری ہے۔ اس سال سینئر سپیشل کھولنے کا ارادہ ہے

اگر کم از کم دس طلباء ایسے آگئے ؛

عملہ بورڈنگ ہؤس

چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ جن کے ساتھ چار ٹیوٹر ہیں۔ ان کے علاوہ دو محرر بطور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کام کرتے ہیں۔ یہ استاتذہ بورڈران کی تعلیم کھانے حفظ صحت۔ ورزش جسمانی اور دینی تعلیم کی عملی اور علمی ہر دو طور پر نگرانی کرتے ہیں۔ مثلاً صبح کے وقت قرآن شریف پڑھانا۔ سب نمازوں کا ان کے ساتھ مکرر ادا کرنا۔ ملکر کھیلنا وغیرہ وغیرہ۔ ان کے علاوہ چھوٹے بچوں کے لئے ایک خادم طفلاں مقرر ہے۔ جو ان کے نہلانے دھلانے اور کپڑوں اور سامان کی پوری طرح حفاظت کرتا ہے۔ پرائمری کے لڑکوں کی خاص طور پر حفاظت کی جاتی ہے ؛

رہائش

کے لئے ایک وسیع اور عالیشان بورڈنگ ہؤس ہے۔ کھیلنے کے لئے پُر فضا کھلے میدان۔ اور گراؤنڈز۔ سامان ایک چارپائی اور صندوق یا الماری ہر ایک بورڈر کو دیجاتی ہے ؛

اخراجات وخوراک

اخراجات فیس مدرسہ کے علاوہ ایک روپیہ داخلہ مدرسہ اور بارہ آنہ بورڈنگ ہوس ہے۔ جو ایک ہی دفعہ لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ چندہ کرکٹ جو سال میں ایک دفعہ لیا جاتا ہے۔ فیس بورڈنگ ہؤس ہر درجہ اول ہر درجہ دوم۔ اوسط خرچ درجہ اول ہر۔ جس میں دونو وقت گوشت۔ اور ہفتہ میں ایک دفعہ پلاؤ۔ اوسط خرچ درجہ دوم ہر۔ جس میں سبزی گوشت اور دال ملتی ہے۔ لیکن سب تخمیناً اندازے ہیں۔ متفرق اخراجات دھوبی۔ حجام۔ کاغذ قلم دوات علاوہ ہیں ؛

عملی دینی مذاکرات و علمی مشاغل

درس حضرت خلیفۃ المسیح روزانہ۔ لڑکوں کو اپنی ٹیچنگ انگریزی۔ اردو۔ اس کے علاوہ بزرگان قوم کی گاہے گاہے پند و نصیحت و لکچر۔ سکول میں ایک لائبریری اور ایک ریڈنگ روم ہے۔ جس میں اردو انگریزی اخبار آتے ہیں۔ اور لڑکے شوق سے پڑھتے ہیں ؛

ورزش جسمانی

تمام لڑکے اس بات پر پابند کئے جاتے ہیں۔ کہ کوئی نہ کوئی ورزش کریں۔ تمام طلباء کو ہاکی اور فٹ بال کھیلنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ دیسی کثرت بھی کرائی جاتی ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

شفاخانہ

لڑکوں کی صحت کی نگرانی کے لئے دو ڈاکٹر ایک ریٹائرڈ اسسٹنٹ سرجن اور دوسرا تجربہ کار ڈاکٹر اور ایک کمپونڈر ڈاکٹر اور کمپونڈر احاطہ مدرسہ میں رہتے ہیں۔ اور دن رات لڑکوں کی صحت کی نگرانی کرتے ہیں۔ شفاخانہ بورڈنگ کے اندر ہے ؛

ہندو بورڈرز

ہندو طلباء کے لئے بھی بورڈنگ ہؤس میں کھانے کا انتظام کردیا گیا ہے۔ ایک باورچی اور ایک مہراں کے لئے رکھ دیا گیا ہے ؛

جماعت بندی ۲۰ اپریل سے ہو چکی ہے۔ اب بیرونی طلباء کا داخلہ عام طور سے بند ہو جاتا ہے۔

محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ
سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
ضلع گورداسپور

اٹلی کی بحری طاقت

اٹلی اور آسٹریا میں انگلستان اور جرمنی کیطرح ڈریڈ ناٹ کے ظہور میں آنے سے کئی سال سے رقابت موجود ہے اٹلی کی بحری طاقت حسب ذیل ہے۔ ۲ نئے اور کئی پرانے جنگی جہاز نئے جہازوں میں سے ۶ ڈریڈ ناٹ ٹائپ کے ہیں۔ جن میں چار ۱۹۱۴ء میں مکمل ہو گئی ہیں اور دو اسال مکمل ہونے والے ہیں۔

کونٹی ڈی کیور (اکتوبر تقریباً تیار ہو گا) لیونارڈو ڈاونسی اور گلیو کیزر (۱۹۱۱) وزن ۲۲۳۴۰ ٹن اور اس پر ۵ مرکزی لائن کے گنگ و نیز ۱۲۔ انچ کی ۱۳ توپیں ہیں۔ جنیر جہاز کے ہر سرے سے ۲-۲-۳۰-۳۰ اور تو پیں لگی ہوئی ہیں۔ علاوہ ۷ر۴ انچ کی ۱۸ توپیں تارپیڈو کو دور کرنیوالی ہیں۔ جہاز ڈینٹی الیگہری (۱۹۱۰) کا وزن ۱۹۴۰۰ ٹن ہے اور اسپر ۱۲ انچ کی ۱۲ توپیں ۷ر۴ انچ کی ۲۰ توپیں ہیں

موخرالذکر چار سگانہ گنگ دہنر نصب ہیں۔ تمام کی رفتار ۲۲½ ناٹ سے ۲۳ ناٹ تک ہے۔ ڈریڈ ناٹ قسم کے جہازوں سے پہلے کے آخری قسم کے جہاز جو ۱۹۰۴ء سے ۱۹۱۰ء میں رواں ہوئے تھے جب ذیل ہیں۔

نیپولی۔ روما۔ وٹا۔ یو ایو نیل سوئم اویچنارینا جن کا وزن ۱۲۳۲۵ ٹن رفتار ۲۱ ناٹ اور اسلحہ ۲ توپیں ۱۲ انچ کی اور ۱۱ توپیں ۸ر۱ انچ کی ہیں۔ کہ یہ تیز رفتار اور اپنے سائز سے کہیں زیادہ مسلح ہیں۔

نیپٹیونو۔ برن اور ریجینا اور گیبر یلڈی (۱۹۱۲) پر ۱۲ انچ کی ۴ توپیں ۸ر۱ انچ کی چار توپیں۔ اور ۶ انچ کی بارہ توپیں ہیں۔ وزن ۱۳۲۰۰ ٹن اور جہازوں سینٹ بون اور امیانیویل ملی برٹھڈ (۱۹۰۹) پر ۸ر۱ انچ کی ۴ توپیں اور ۷ر۴ انچ کی ۸ توپیں ہیں۔ وزن ۹۶۴۵ ٹن ہے اٹلی ہیں مسلح کروزر بھی جنگی جہازی کہلاتے ہیں بیڈ جیار جیو۔ سان مارکو ماسنی اور پیسادر (۱۹۰۷-۰۸) تمام ۲۲ ڈریڈ ناٹ کے جہاز ہیں جن کا وزن ۱۰ ہزار ٹن سے کچھ زیادہ ہے اور ۱۰ انچ کی ۴ توپوں اور ۷ر۱ انچ کی ۸ توپوں سے مسلح ہیں۔ اور جہاز ان فوان فری کو دجسی اور گیریبالدی (۱۸۹۹-۱۹۰۲) پر ۱۲ انچ کی ایک توپ ۸ انچ کی دو توپیں یا ۶ انچ کی ۱۲ توپیں ہیں وزن ۲۳۴۷ ٹن ہے۔ تین پرانے مسلح کروزروں کا کارلو برٹیو۔ ویٹور پسالی اور مارکو پولو (۱۸۸۲-۸۷) پر ۱۰ انچ اور ۷ر۴ انچ کی ملی جلی توپیں ہیں۔

چار نئے چھوٹے کروزر میں شامل ہیں نینو کیسو اور (۱۲-۱۹۱۱) رفتار ۲۸ ناٹ اور ان پر ۷ر۴ انچ کی ۸ توپیں ہیں وزن ۴۳۸۰ ٹن ہے۔ کوارٹو (۱۹۱۱) پر بھی اتنی ہی توپیں ہیں۔ البتہ وزن ۴۳۲۲ ٹن ہے۔ لیبیا (۱۹۱۲) جو ۱۹۱۳ء میں ٹرکی سے خریدا گیا تھا ۳۶۹۰ ٹن کا ہے۔ رفتار ۲۲ ناٹ اور ۶ انچ کی توپوں اور ۷ر۴ انچ کی ۸ توپوں سے مسلح علاوہ ازیں گیارہ اور چھوٹے کروزر ہیں جن کا وزن (۱۲۹۳) سے لیکر (۴۲۷۳) ٹن تک کا ہے اور ۱۸۸۱ء سے ۱۸۹۱ء میں رواں ہوئے تھے ؛

مکمل تباہ کن جہازوں کی تعداد ۳۳ ہے جن میں سے دس ۶۵ ٹن سے زیادہ وزن کے ہیں۔ اور ان پر ۷ر۴ انچ کی ایک توپ لیے ۴ دیگر توپیں ہیں۔ رفتار ۳۰ ناٹ سے زیادہ ہے۔ ۹۵ تارپیڈو کشتیاں ہیں۔ جن میں سے ۷۶ ۱۹۰۵ء سے رواں ہیں۔ اور اٹھارہ ۵۰۰ اور ۳۰۵ ٹن کی آبدوز کشتیاں ہیں۔ بیڑے کی منظور شدہ فوجی طاقت ۴۰۰۶۳ ہے ؛

تازہ خبریں

KHILAFAT LIBRARY

خاکسار ایڈیٹر نور قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ میں مصروف ہے۔ دوست دعا فرمادیں۔ کہ خدا اس کے چھاپنے کے لئے کوئی راہ پیدا کردے۔ اول تین۔ تین کے نیچے لفظی ترجمہ پھر شرح۔ شرح میں اس آیت کریمہ کے متعلق حضرت باوانانک رحمۃ اللہ علیہ کا شلوک جو اس کے مفہوم کو ادا کرے یہ کام شدید محنت کو چاہتا ہے بفضل خدا میں محنت سے نہیں گھبراتا۔ طبع کے اخراجات کیلئے بے شک فکر ہے۔ طبع کے لئے قریباً پانچ ہزار خرچ ہوگا۔

سوا لاکھ سری باوانانک کا گورمکھی ترجمہ تقریباً کوئی دوست ہمت کرے۔ تو چھپوالے۔ خاکسار ایڈیٹر نور میں طاقت نہیں۔ پہلے نور کا فنڈ خاصی رقم کا مقروض ہے۔

الحمد للہ کہ حضرت اقدس کی طبیعت اچھی ہے آپ قومی بہتری میں مشغول ہیں۔

پیرس۔ ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ انگریزوں نے فرڈیبیک کے نزدیک سنگینوں کی مار سے قلعہ برگ فتح کرلیا۔ فرانسیسیوں نے کے جنوب مشرق میں ایک جوابی حملہ رد کرکے اور کئی قیدی گرفتار کئے۔ اور پیشقدمی کی۔ فرانسیسی ڈویژن نے مقامات کیرنسی ابلین اور سوچیز کے کہانڈ صاف کرنے کے کارخانے فتح کئے۔ اور یکم جون کے درمیان ۳۱۰۰ قیدی گرفتار کئے۔ اور ۲۶۰۰ لاشیں دفن کیں۔ ڈویژن کے اپنے ۳۲۰۰ آدمیوں کا نقصان ہوا جن میں سے زیادہ تر خفیف طور پر زخمی ہوئے۔

پلیٹر وگریڈ۔ ایک روسی گشتی دستے نے جرمن کمانڈر جنرل پرٹ ونز کو لیاؤس بمعہ کئی افسران کے گرفتار کیا۔ روسیوں نے جنرل کے محافظوں کو قتل کردیا بزور ارادہ کا فرنٹ کی لڑائی کی نسبت خیال ہے۔ کہ یہ صرف گلیشیا سے ہٹ کر ادھر ہو رہی ہے۔ جہاں کہ بہت جلد فیصلہ ہونے والا ہے۔

لنڈن۔ واشنگٹن۔ پریزیڈنٹ ولسن اور کیبنٹ میں دو گھنٹے بحث ہونے کے بعد یہ اعلان کیا گیا۔ کہ لوسی ٹینیا کے متعلق جرمنی کو امریکہ کا دوسرا نوٹ تیار ہو رہا ہے۔

مغربی میدان جنگ۔ لنڈن۔ پیرس کل شام کا اعلان مظہر ہے۔ کہ آرس کے شمال میں سخت لڑائی ہوئی۔ فرانسیسی مفتوحہ خندقوں پر باوجود شدید جوابی حملوں کے قائم رہے۔ اور سوچیز میں ایک کھانڈ صاف کرنے کا کارخانہ تباہ کردیا۔ نیوو پلی کے جنوب مشرق میں ٹیوٹنی تلعوں کے استحکامات ایک ایک کرکے سب کے سب فتح کئے گئے۔

جرمنوں کا گیس سے خوف۔ لنڈن اخبار مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار شمال مشرقی فرانس سے رقمطراز ہے۔ کہ گذشتہ حملوں نے جرمنوں کو حواس باختہ کردیا ہے۔ آندھی کا رخ بدل جانے سے ان کو خوف ہو رہا ہے۔ کہ اتحادی گیس کا استعمال کریں گے۔ ہمارے آدمیوں نے جو کچھ استقلال سے برداشت کیا۔ جرمنوں میں وہ برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں۔

ترکی جہاز غرق۔ دریائے دجلہ پر اجون کو جو لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کے مزید حالات موصول ہوئے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ترکی جہاز بیبل غرق گیا۔ اور دو بڑے فولادی ہلکے جہاز تین دیسی کشتیاں اور قریباً تین سو قیدی گرفتار کئے گئے۔ ایک کشتی جس میں تین میدانی توپیں کچھ سامان بارود اور ایک سرنگ تھی۔ ہمارے ہاتھ آئی۔

برٹش سٹیمر غرق۔ لنڈن۔ خدیولائن کا برٹش سٹیمر سیدہ جو اسکندریہ سے ہل کو جا رہا تھا۔ بحر شمالی میں تارپیڈو پھینک کر غرق کردیا گیا۔ ۷۔ اہل جہاز اور ایک باورچی ایک کشتی اتارتے ہوئے غرق ہوئے۔ باقی بچالئے گئے۔

میکسیکو میں بدامنی۔ واشنگٹن میکسیکو میں امداد کے لئے ریڈ کراس کی اپیل مظہر ہے۔ کہ قحط پبلک کا صفایا کر رہی ہے۔ اور شہر میکسیکو کی آبادی بھوکوں مر رہی ہے۔ روٹی کے لئے کئی بلوے بھی ہوئے ہیں۔ دکانیں لوٹی گئی ہیں لوگوں کے خوراک کی تقسیم میں شامل ہونے کیلئے ٹیلے ٹیلے آکر کئی عورتیں اور بچے کچلے گئے۔ اور ہلاک ہوگئے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ پریزیڈنٹ ولسن میکسیکو کے فرقہ وار لیڈروں کو ایک نوٹس بھیجنے والے ہیں۔ جو درحقیقت ایک الٹی میٹم ہوگا۔

حملے روکے گئے۔ پیرس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ہم نے آسانی سے حملہ جات پسپا کرکے ضلع لورین پر حملہ کیا۔

زیپلینوں کا ایک اور حملہ۔ لنڈن۔ پریس بیورو مظہر ہے۔ کہ خبر ملی ہے۔ کہ ریمز گیٹ برنٹ وڈ اور لنڈن کے چند نواحی اضلاع میں زیپلین دیکھے گئے ہیں۔ کئی جگہ سے آتشزدگی کی بھی خبریں آئی ہیں۔ لیکن اس کا تعلق ہوائی جہازوں کی آمد سے مطلقاً نہیں ہوسکتا۔

دردانیال میں جنگ۔ دردانیال اور آبنائے ساس کے درمیان ساحل کی ناکہ بندی کا برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔

آسٹرین میدان جنگ۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ردم رقمطراز ہے۔ کہ ٹرینٹی نو میں اطالویوں کے کام نے انتظامات مدافعت کو اور بھی زیادہ محفوظ بنادیا ہے۔ اس کا خیال ہے۔ کہ پہلی اہم لڑائی اسونترو میں لڑی جائے گی۔ جہاں کی آسٹرین دائیں کنارے پر گورز تک مضبوط پوزیشنوں پر قائم ہیں۔

زیپلینوں کا تازہ حملہ۔ لنڈن کے کثیر تعداد باشندگان کو زیپلینوں کی آمد کا حال صبح کے اخبارات سے معلوم ہوا۔ حکام نے یہ کہ زیپلین کہاں تک پہنچے۔ یا کس طرف کو گئے۔ شائع کرنے کی ممانعت کردی تھی۔ جنیوا کا ایک اخبار رقمطراز ہے۔ کہ فریڈرک شیفن میں اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ سو تھنڈر زیپلین توپخانہ کی آتشباری سے شکستہ ہوکر سمندر میں گر پڑا۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سیل اور سرخی کے لئے بسیار مفید ہے۔ اور ابتدائے موتیا بند و دیگر امراض چشم کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت سرمہ اعلیٰ عمدہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا قیمت فیتولہ نمبر ۱ ترکیب استعمال میرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ جس کی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں تو ان کے لئے مفید ہے۔ سلاجیت:۔ محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم اور ریاح دافع بواسیر دجذام دستسقا وزردی رنگ و تنگی نفس ودق و شیخوخیت وفساد منعم وقاتل کرم شکم مقتت سنگ گردہ ومثانہ دسلس البول دسیلان منی و پیوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ۔ قسم اول عہ دوم ۸ رتی تولہ۔

کلاہ اور لنگیاں ہر قسم لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ سفید ماشی ریشمی سوتی لٹری صافے اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی ملتی ہیں:۔

احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

توایجاد مشین سیویاں

یہ مشین ایک گھنٹہ میں دو سیر سیویاں تیار کر دیتی ہے۔ اس کے پرزے مضبوط ہیں۔ مدت تک نہیں بگڑتے۔ اس کو ایک عورت آسانی سے چلا سکتی ہے اس مشین کا ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے جب چاہیں سیویاں تیار کر لیں:۔

قسم اول (عہ) باریک اور موٹیاں سیویاں بناتی ہے۔ قسم دوم عہ باریک سیویاں بناتی ہے:۔

مستری فضل کریم نزد مہمان خانہ قادیان ضلع گورداسپور

بچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں یہ بیش بہا طلاہم آزمائشاً ایک شیشی صرف ۸ ر کو دیتے ہیں۔

معجون طلسمی۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی بکس عہ ر طلا طلسمی:۔ یہ کمزوری دور کرنے کے لئے بے نظیر ہے خواہ کسی باعث سے ہو۔ اعصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی عہ ر

سرمہ سلیمانی:۔ اس کے استعمال سے دھندلا پھولا اور ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہوتا ہے قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان:۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنے والا دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانے والا۔ قیمت فی بکس ۴ ر

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلٹ گڈھ ضلع دہلی

KHILAFAT LIBRARY

آئی اوڈائنڈز ڈسالہ نمبر ۷

گرمی و گھٹیا کی وجہ سے جسم میں چکنا کا ہونا زخم کا ہونا۔ درد پھوڑا پھونسی اور رنگ سیاہ یا ناطاقتی کی وجہ سے خون خراب ہو گیا ہو تو اس کے لئے یہ سالسہ نہایت ہی مفید ہے۔ کیونکہ اس میں پوٹاس آئی اوڈائنڈ وغیرہ آزمودہ ادویات دیجر بنا ہے۔ اس لئے کم مقدار میں زیادہ فائدہ کرنے والا ہے۔ اور اس کے استعمال میں کسی چیز کا پرہیز نہیں ہے۔ کھانے پینے میں کسی طرح کا روک ٹوک نہیں ہے فہرست منگا کر ملاحظہ فرمائیے قیمت فی شیشی عہ ر ڈاک محصول ۶ ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے لیجئے ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے۔

ڈاکٹر ایس برمن ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

آریہ دھرم کا پہلا:۔ آریہ صاحبان میں تبلیغ کے لئے ایک بے نظیر کتاب ہے۔ اس کی خوبی اور عمدگی اسی سے ظاہر ہے۔ کہ ایک سکھ سردار نے تین صد کاپیاں دفتر نور سے خرید کر آریہ صاحبان میں مفت تقسیم کیں۔ آپ بھی دفتر نور سے بے نظیر کتاب خرید فرما کر اپنے آریہ دوستوں میں تقسیم فرما دیں۔ کمال محنت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ قریب قریب آریوں کے کل مسلمہ کتب کا عرق کھچا ہوا ہے۔ قیمت صرف ۱ر اکھٹے خریداروں سے خاص رعایت۔ (منیجر اخبار نور قادیان)

دُرِّ بے بہا۔ یہ اعجازی گولیاں ایک عارف باللہ حاذق طبیب کے ایک نسخہ کے مطابق تیار کی گئی ہیں۔ یہ معمولی نہیں۔ اسم با مسمّٰی ہیں۔ کشتہ جات کی آمیزش سے پاک فاسفورس ڈیبانہ لکس وامیکا سے سبقت لیگئی ہیں۔ مقوی۔ مفرح مصفی خون دافع کمزوری ہیں۔ نوجوانوں اور سن رسیدہ ہر دو کیلئے مفید ہیں جلد اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ پورا نسخہ ۱۲ گولیاں قیمتی ۳ روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔

سید محمد عبداللہ و عبدالرحمٰن قادیان ضلع گورداسپور

فصلی بخار و طحال کی دوا نمبر ۱

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ دوا تیس ۳۰ برس سے سارے ہندوستان میں گھر گھر مشہور ہے۔ اور بچے سے ضعیف تک اس کے فائدہ سے آگاہ ہیں۔

عہ ۱ یہ ملیریا کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔

عہ ۲۔ اس کے چار پانچ ہی خوراک سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے:۔

عہ ۳۔ یہ طحال کو فوراً گلا دیتی ہے۔ اور خون کو گاڑھا بنا کر قوی کو مضبوط کرتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۱۴ر چھوٹی شیشی ۸ر

محصول ۶ر ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے لیجئے۔ ورنہ کارخانے سے طلب فرمائیے:۔

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ